روزمرہ زندگی سے متعلق انتہائی ضروری مسائل کا مرقع

عرفانِ شریعت

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم ط

مسئلہ ۱ :

شوہراپنی بیوی کوغسل میت دے سکتا ہے یانہیں اور بعد مرنے کے شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یانہیں؟

الجواب:

جنازہ کو ہاتھ لگاسکتا ہے۔قبر میں اتار سکتا ہے۔اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگاسکتا اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲ :

میت کے سوم کے چنے کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے اگر چھواروں پر فاتحہ دلادی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو؟

الجواب:

کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳ :

اگر ایک عورت کو طلاق دی جاوے تو وہ عورت طلاق دینے سے کتنی مدت بعد نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب:

طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور حیض والی نہ ہو تو تین مہینے اور حاملہ ہو تو جب بچہ پیدا ہو جائے اگر چہ سال بھر بعد یا طلاق سے ایک
ہی منٹ بعد۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤ :

تہبند کا پیچ کھول کر نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) نے نماز میں کپڑا اسمیٹنے اور گھرسنے سے منع فرمایا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵ :

اگر تہبند کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو تو نماز درست ہوگی یانہیں؟

الجواب:

درست ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦ :

بجلی کیا شے ہے؟

الجواب:

اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے۔اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ
کوڑا بادل کو مارتا ہے۔اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے۔اس کا نام بجلی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷ :

اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یانہیں؟

الجواب:

نماز بلا تکلف درست ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸ :

ایک شخص تنہا نماز پڑھتا ہے اگر اس کو سہو ہو جائے تو سجدہ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے سے درست ہوگا یا دونوں طرف؟

الجواب:

ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹:

قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حسب مرضی اہل معاملہ بلا جبر و اکراہ پہلے سے مقرر کر کے لے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰ :

کفار سے سود اور رشوت لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور ہندوستان دار الحرب یا دار السلام۔؟

الجواب:

سود اور رشوت مطلقاً حرام ہیں۔ ہندوستان دار الحرب نہیں دار السلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱:

کافر کے ہمراہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲:

ہندو کے یہاں شیرنی پر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں اور اس کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

اولیٰ یہ ہے کہ فاتحہ کے لئے شیرنی مسلمانوں کے یہاں کی ہو اور ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے۔ باقی کھانوں میں مضائقہ نہیں اگر کوئی وجہ شرعی مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳:

شرعاً لڑکا اور لڑکی کتنی عمر میں بلوغ کو پہنچتے ہیں؟

الجواب:

لڑکا کم سے کم بارہ برس میں اور لڑکی نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ برس میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱٤:

اگر حالت جنابت میں عورت مر جائے تو ایک ہی غسل کفایت کرتا ہے یا دو؟

الجواب:

ایک ہی غسل کافی ہے اگر چہ تین جمع ہو جائیں۔ مثلاً عورت کو حیض آیا ابھی نہ نہائی تھی کہ جماع کیا۔ ابھی غسل کرنے نہ پائی کہ مر گئی۔ ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۵:

اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا مرتبہ ہے؟

الجواب:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱٦:

موزہ پہننے سے جو ٹخنے بند ہو جاتے ہیں۔ اس سے نماز میں تو کوئی فتور نہیں آتا؟

الجواب:

نماز میں اس سے اصلاً کوئی حرج یا کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷ :

بید کی لکڑی ہاتھ میں رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

خود اس میں حرج نہیں مگر پتلا بید ٹیڑھے سر کا حصہ لمبا بائیں ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے چلنا شیاطین کا وضع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸ :

اہل بیت میں کون کون سے ہیں؟

الجواب:

حضرت بتول زہرا کی اولاد امجاد اہل بیت ہیں۔ پھر علی وعقیل وجعفر وعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں۔ ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اہل بیت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹ :

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو کھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

چاہیے کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰:

اولیاً کے مزار پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱:

کھانے کے ساتھ پانی رکھنا فاتحہ کے واسطے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲:

داڑھی میں ڈھاٹہ باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

منع ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے نماز میں بالوں کے روکنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳:

ضرورت کو حرام چیز میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر بھوک یا پیاس سے مرتا ہو اور کوئی حلال شے پاس نہیں اور جانے کہ اگر اس وقت کچھ کھائے پئے گا نہیں تو مرجائے گا۔ ایسی صورت میں حرام چیز کھانا پینا اور اس قدر جس سے اس وقت جان بچ جائے جائز ہے یونہی اگر سردی بہت سخت ہے اور پہننے کو حرام کپڑے کے سوا کچھ نہیں اور نہ پہنے تو مرجائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴:

ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

ہندو ہو خواہ کوئی کافر وہ اللہ تعالیٰ کے غضب ولعنت تک پہنچتے ہیں جو یہ گمان کرے کہ کافر بغیر اسلام لائے اللہ تک پہنچ سکتا ہے وہ خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵:

وضو کے پانی سے استنجا کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے بہتر نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۶:

دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً کوئی یوں کہے فلاں عورت مثل حور کے ہے؟

الجواب:

اس مثال میں حرج نہیں۔ ہاں جہاں دینی شے کی بے حرمتی لازم آئے وہ ناجائز ہے بلکہ کبھی کفر تک پہنچے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۷:

بارہ وفات یعنی ماہ ربیع الاول میں اگر عورتیں مسی سرمہ لگائیں یا رنگ کر کپڑا پہنیں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب:

کوئی حرج نہیں اگر سوگ کی نیت سے چھوڑیں تو حرام ہے اسی طرح محرم شریف میں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۸:

اگر بیوی کا مذہب شوہر کے خلاف ہو تو اولاد حرام ہوگی یا حلال؟

الجواب:

اگر ان میں سے کسی ایک کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچتی ہو تو اولاد ولد الزنا ہوگی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۹:

شراب پینا خدا کے راستے سے روکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے شک ضرور روکتی ہے اور اس کے پینے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۰:

کمر میں پٹکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے مگر دامن اس کے نیچے نہ دب جائے، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۱:

داڑھی کو وسمہ یا مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

وسمہ لگانا حرام ہے۔ مہندی لگانا جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۲:

بعد نماز فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے شک جائز ہے بلکہ وہ بہت اعلیٰ وقت ہے جب تک آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۳:

اہلسنت والجماعت قرآن شریف میں ضاد کو دواد کیوں پڑھتے ہیں اور رافضی لوگ دواد کیوں نہیں پڑھتے؟

الجواب:

ظاد ، دواد دونوں غلط ہیں۔ مخرج سیکھنا اور اس کا استعمال کرنا فرض ہے۔ رافضیوں سے جب نہ نکل سکا انہوں نے قرآن مجید کے حرف کو قصداً بدل دیا یہ کفر ہے۔

مسئلہ ۳۴:

طلاق کتنی مرتبہ دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو سکتی ہے؟

الجواب:

تین مرتبہ طلاق ہو جائے تو عورت نکاح سے ایسی باہر ہو جائے کہ بے حلالہ اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور تین مرتبہ سے کم کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں کہ ان سے نکاح جاتا رہتا ہے مگر بے حلالہ نکاح پھر کرسکتا ہے اور ابھی عورت سے خلوت کی نوبت نہیں پہنچی ہو تو کسی لفظ سے ایک ہی طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵ :

اگر عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے کسی غیر کے گھر چلی جائے تو اس کا نکاح درست رہے گا یا نہیں؟

الجواب:

درست رہے گا ہاں عورت گنہگار ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۶ :

اگر جنابت کی حالت میں سہواً کوئی شخص نماز پڑھ لے اور بعد نماز پڑھنے کے اس کو یاد ہوا کہ میں ناپاک تھا تو اب وہ نماز بعد غسل کے دہرائے یا نہیں؟

الجواب:

ضرور نہا کر پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۷:

مرد کو شوقیہ یا بضرورت سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

سونے کی انگوٹھی مرد کو مطلقاً حرام ہے یونہی چاندی کی دو یا دو سے زیادہ انگوٹھیاں یونہی ایک انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یونہی ایک انگوٹھی جس میں ۲/۱۔۴ ماشے چاندی ہو تو صرف ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی شوقیہ یا مہر وغیرہ کی حاجت سے مرد کو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۸:

ایک شخص نماز پڑھتا ہے اگر اس کے سامنے سے دوسرا شخص نکل جائے تو وہ شخص کتنے فاصلے پر نکل جانے سے گنہگار نہ ہوگا؟

الجواب:

مکان یا چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک بغیر آڑ کے نکلنا حرام ہے اور جنگل یا بڑی مسجد میں تین گز کے فاصلے کے بعد نکلنا جائز ہے۔ ۴۷، ۴۸ گز مساحت کی جو مسجد ہو وہ بڑی مسجد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۹:

اگر بلی یا کتا وغیرہ آدمی کی چیزوں کا نقصان کرتے ہوں یا کاٹ کھاتے ہوں تو ان کا مار ڈالنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

کاٹتے ہوں تو قتل درست ہے۔

مسئلہ ۴۰:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ ڈھک کر دینا چاہیے یا کھول کر؟

الجواب:

دونوں طرح درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱:

ہندو قصاب کے ہاتھ کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور مسلمان کی نگاہ سے غائب ہونے سے پہلے اس مسلمان خواہ دوسرے نے اس میں سے لیا تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲:

نماز میں سنت ترک کر دینے سے سجدہ سہو ہوگا یا نہیں؟

الجواب:

سجدہ سہو صرف واجب ترک سے ہے سنت سے نہیں ہاں نماز مکروہ ہوگی پھیرنا بہتر ہے اور بلا وجہ شرعی ترک کی عادت کرلے تو گنہگار ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۳:

ان پانچ روز میں جو روزہ رکھنا یعنی ایک عیدالفطر اور چار عیدالضحیٰ کے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:

یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی طرف سے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٤:

اس میں کیا حکمت ہے کہ فرضوں میں دو رکعت خالی اور دو بھری پڑھی جاتی ہیں اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری؟

الجواب:

نماز میں صرف دو ہی رکعتوں میں تلاوتِ قرآن مجید ضرور ہے۔سنت و نفل کی ہر دو رکعت جداگانہ ہیں لہٰذا دو رکعتوں میں قرأت لازم ہو تو چاروں بھری ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٥:

حقہ پینا افیون کھانا یا کوئی دوسرا نشہ والی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

افیون وغیرہ کوئی نشے کی چیز کھانا پینا مطلق حرام ہے۔حقہ کا دم لگانا جس سے حواس میں خلل آجائے جیسا بعض جاہل رمضان شریف میں کرتے ہیں۔حرام ہے۔بغیر اس کے حقہ مباح ہے۔ہاں بودار کثیف ہو تو خلاف اولیٰ ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٦:

مسجد میں مٹی کا تیل جلانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

بو کی وجہ سے حرام ہے اگر ایسی ترکیب کریں کہ اس میں بو اصلاً نہ رہے تو جائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٧:

کسی چیز کی مورت اگر جیب میں رکھے تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و ناپسندیدہ ہے جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو روپیہ اشرفی میں ضرورت ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٨:

عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

مسلمان عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ وہ ذبح کرنا جانتی ہو اور ٹھیک ذبح کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٤٩:

وہابی الحمد شریف کے بعد آمین کیوں جہر سے پڑھتے ہیں؟

الجواب:

ان کا مقصود صرف مسلمانوں کی مخالفت ظاہر کرکے اپنا ایک گروہ جدا قائم کرنا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٥٠:

علاوہ چاقو چھری کے کسی دوسرے اوزار سے ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے جبکہ وہ دھاردار اور تیز ہو اور جانور کو زیادہ آزار نہ پہنچے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱:

زید نے کچھ روپے قرض واسطے تجارت عمرو کو دیے اور آپس میں یہ ٹھہرالیا کہ علاوہ قرض کے روپیوں کے جس قدر منافع تجارت میں ہو اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا تو یہ سودا ہوا یا نہیں؟

الجواب:

یہ سود اور حرام قطعی ہے۔ ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے واسطے دے کہ روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع نصفا نصف تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲:

عقیقہ اور قربانی کی ہڈی توڑنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

کوئی حرج نہیں اور عقیقہ میں نہ توڑیں تو زیادہ اچھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳:

جس شخص نے صبح کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس کی جمعہ اور عید کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

عید کی مطلقاً ہو جائے گی اور جمعہ کی بھی اگر صاحب ترتیب نہ ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ نمازوں سے زیادہ قضا جمع ہوگئی ہوں اگرچہ ادا کرتے کرتے اب کم باقی ہوں اگر صاحب ترتیب ہے تو جب تک صبح کی نماز نہ پڑھ لے جمعہ نہ ہوگا۔ اگر صبح کی نماز اسے یاد ہے اور وقت اتنا تنگ نہ ہوگیا ہو کہ صبح کی پڑھے تو ظہر کا وقت ہی نکل جائے اور یہ جمعہ میں متوقع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴:

عورت کو فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵:

لڑکے کے عقیقہ کا گوشت لڑکے کے والدین اور دادی اور نانا، نانی کو کھانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

سب کو درست ہے اور یہی صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶:

شادی میں دف یا نوبت بجوانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں جانجھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجائیں نہ لہو لعب کے طور پر بجایا جائے بلکہ اعلان نکاح کی نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۷:

اگر عورتیں مردوں کو سلام کریں تو کس طرح کریں؟

الجواب:

اپنے محارم مردوں کو سلام کریں۔ السلام علیکم کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۸:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے؟

الجواب:

قرآن عظیم محاورہ عرب پر اترا۔ عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے موکد بقسم کرتے معہ ہذا کفار مکہ کو حضور سید المرسلین (ﷺ) کے صدق پر یقین کامل تھا۔ بعثت سے پہلے حضور (ﷺ) کا نام ہی صادق اور امین کہا کرتے اور ایسا کامل الصدق کہ جس بات کو قسم سے موکد کر کے ذکر

فرمائے۔خواہی نخواہی اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کے لئے قسم ذکر فرمائی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ۵۹:

کافر کو سلام کرنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٦٠:

عیدالاضحیٰ کے روز عقیقہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٦١:

اگر امام نماز پڑھتا ہو اور وہ کسی سورت میں درمیان میں دو ایک الفاظ چھوڑ کر آگے کو پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب:

اگر انکے ترک سے معنی نہ بگڑے تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٦٢:

مچھلی اور ٹڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی؟

الجواب:

ذبح کرنے سے خون نکلنا مقصود ہوتا ہے اور مچھلی وٹڈی میں خون نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٦٣:

مردمیت کے قبر کے تختے کس طرف سے رکھنا چاہئیں؟

الجواب:

سر کی طرف انسب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله٦٤:

کیا قرآن شریف میں داڑھی رکھنے یا نہ رکھنے کا حکم ہے۔ اگر ہے تو کس جگہ ہے اگر نہیں ہے تو حدیث شریف میں کس جگہ سے سند لی گئی؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

اخفو االشرارب واعفوا اللحی خالفو المجوس

ترجمہ: لبیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

فقیر نے اپنے رسالہ **لمعة الفحٰ فی اعفاء اللحٰ** ۔۔۔ میں پانچ آیتوں اور چالیس سے زیادہ حدیثوں سے داڑھی رکھنے کا ثبوت دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئله ٦٥:

نمازی لوگ مسجدوں کے دروں اور امام صاحب کے برابر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ آیا ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو دہرانا چاہیے یا نہیں؟

الجواب:

مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا منع ہے۔ مگر نماز ہوجائے گی۔ گنہگار رہوں گے۔ امام کے برابر دو مقتدی کھڑے ہوجائیں تو نماز مکروہ تنزیہی ہے، یعنی خلاف اولیٰ اور دو سے زیادہ کھڑے ہوجائیں تو نماز مکروہ تحریمی۔ اس کا پھیرنا واجب ہے والتفصیل فی فتاوٰنا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٦ :

قربانی بیل بھینسے فربہ کی جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے ہمارے شہر یا گاؤں یا قصبہ میں بیل کی قربانی نہیں کی جاتی ہے اور جو نہیں کی جاتی ہے وہ مکروہ کے برابر ہے ایسے شخص کے کہنے میں کچھ ایمان میں تو نقصان نہیں۔ اگر بھینسے کے دو برس یا زائد عمر کی قربانی کی جاوے محلہ والے اس کو برا سمجھ کر نہ لیں تو گنہگار ہوں گے یا نہ شہر بریلی میں بیل کی قربانی ہوتی ہے یا نہیں؟ عمرو کہتا ہے اسی ۸۰ برس سے دیکھتا ہوں کہ بریلی میں بیل کی قربانی نہیں ہوتی اس کا کہنا غلط ہے یا صحیح ؟

الجواب:

بیل بھینسہ کی قربانی بلاشبہ جائز ہے اس میں اصلاً کراہت نہیں۔ زید کا کہنا غلط ہے مگر اس کے کہنے سے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ عالمگیری میں ہے۔

یکون من الاجناس الثلثلة الغنم والابل والبقر وید خل فی کل جنس نوعه والذکر والانثیٰ معه والجاموس نوع من البقر۔

محلّہ والے اگر بھینسے کا گوشت کہ سخت ہوتا ہے پسند نہ کریں۔ اس وجہ سے نہ لیا تو برا کیا کہ مسلمان کی دل شکنی کی رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں

لاتحرقون معروفا

اور اگر اسی خیال سے نہ لیا کہ وہ بھینسے کی قربانی ناجائز جانتے ہیں تو سخت جہالت میں ہیں انہیں حکم شرعی تعلیم کیا جائے۔ بیل کی قربانی لوگ اس خیال سے نہیں کرتے کہ وہ گائے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور گائے کا گوشت بھی بیل سے بہتر ہوتا ہے اسی واسطے شرعاً بھی گائے کی قربانی بیل سے افضل ہے جب کہ قیمت میں یکساں ہو عالمگیری میں ہے۔

الا نثی من البقر افضل من الذکر اذا استوا یالان لحم الانثیٰ اطیب کذافی فتاویٰ قاضی خاں واللہ تعالیٰ اعلم.

مسئلہ ٦٧ :

تعزیہ بنانا سنت ہے جس کا یہ عقیدہ ہو یا قرآن شریف کی کسی آیت یا حدیث سے سند پکڑے ایسا شخص علماً اہلسنت والجماعت کے نزدیک خارج از اسلام تو نہ سمجھا جائے گا۔ اس پر کفر کا اطلاق جائز ہے یا نہیں اور یہ کیسے شروع ہوا ہے اگر سامنے آجاوے بہ نظر تحقیر یا تعظیم سے دیکھنا چاہیئے یا نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب:

وہ جاہل خطاوار مجرم ہے مگر کافر نہ کہیں۔ تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و گردانی کریں اس کی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیئے۔ اس کی ابتداء سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٨ :

حضرت سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نکاح مصعب بن زبیر اور ان کے بعد کس کس کے ساتھ ہوا؟

الجواب:

متعدد نکاح ہوئے جن کی تفصیل نور الابصار وغیرہ کتب سیر میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ٦٩ :

کیا مثنوی شریف میں کوئی شعر ایسا ہے جس سے معلوم ہو کہ تین دن تک لاش حضور سرور کائنات (ﷺ) بے تجہیز و تکفین رکھی رہی جس کا یہ عقیدہ ہو اس کو کافر سمجھیں یا مسلمان؟

الجواب:

یہ محض جھوٹ ہے۔ مثنوی شریف میں ایسا شعر نہیں یہ ناپاک خیال رافضیوں کا ہے ایسا شخص بددین ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ ہاں حضور اقدس (ﷺ) کی توہین شان کریم کے لئے ایسا بکتا ہے تو کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۰ :

محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یانہیں؟

الجواب:

ناجائز ہے کہ وہ مناہی ومنکرات سے مملو ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۱ :

مسلمانوں کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا یانہیں جسکا یہ اعتقاد ہو اس کو کیا کہیں گے؟

الجواب:

اہلسنت کا اعتقاد ہے کہ بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنا دیدار کریم آخرت میں نصیب فرمائے گا اس کا منکر گمراہ بددین ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۲ :

زید مقتدی ہے۔ بکر امام، مغرب کی نماز ہورہی ہے۔ درمیانی قعدہ میں بکر نے التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہا اور کھڑا ہو گیا مگر زید نے ابھی پوری التحیات نہیں پڑھی ہے پس زید کو التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے یا امام کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے ۔ برتقدیر ثانی اگر زید التحیات پوری کر کے کھڑا ہو تو وہ اتباع امام سے باہر ہوا یانہیں اور اس پر کچھ الزام ہے یانہیں اور اس کی نماز ہوئی یانہیں۔ بینوا وتوجروا؟

الجواب:

صورت مسئلہ میں زید پر واجب ہے کہ التحیات پوری ہی کر کے اٹھے اس میں امام کا اتباع ہے اگر اس سے خلاف کرے گا اور بغیر التحیات پوری کئے امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا تو اتباع امام سے باہر ہوگا اور گنہگار ہوگا اور نماز ناقص ہوگی۔ امام نے تو التحیات پوری پڑھی اور یہ پڑھے کم تو اتباع کہاں ہوا۔ رہا قیام اس میں اتباع ہو جائے گا اگر چہ تاخیر کے اتباع میں یہ بھی داخل ہے کہ امام کے فعل کے بعد اس کا فعل واقع ہو یہاں تک کہ اگر کوئی شخص التحیات میں آ کر شریک ہوا اور یہ بیٹھا ہی تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اسے واجب ہے کہ پوری التحیات پڑھ کر کھڑا ہو۔ اگر چہ امام اتنی دیر میں تیسری رکعت کے قیام میں چلا جائے ۔ یہ التحیات پوری کر کے کھڑا ہو۔ اور بقدر ایک تسبیح کے دیر کر کے رکوع میں سجود میں سلام تک کہیں جا ملے اور بالفرض کہیں نہ مل سکے تو حرج نہیں۔ امام کے فعل کے بعد اس کا ہر فعل ہوتا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۳ :

زید صبح کو ایسے تنگ وقت میں سو کر اٹھا کہ صرف وضو کر کے نماز ادا کر کے نماز فجر ادا کر سکتا ہے مگر اس کو غسل کی حاجت ہے پس غسل کے کے فجر ادا کرنا چاہیئے یا وقت ختم ہو جانے کے خیال سے غسل کا تیمم کر کے اور وضو کر کے نماز فجر ادا کرے اور بعدہ غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔ بینوا وتوجروا؟

الجواب:

تیمم کر کے نماز وقت میں پڑھ لے بعد کو نہا کر اعادہ کرے۔ یہ یفتی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۴ :

قمری مہینے کبھی گرمی سردی کبھی برسات میں ہوتے ہیں اور ہندی مہینے کیوں ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتے ہیں؟

الجواب:

موسموں کی تبدیلی خالق عزوجل نے گردش آفتاب پر رکھی مثلاً تحویل برج حمل سے ختم جوزا تک فصل ربیع ہے پھر تحویل سرطان سے ختم سنبلہ تک گرمی پھر تحویل میزان سے ختم قوس تک خریف پھر تحویل جدی سے ختم حوت تک جاڑا۔ یہ آفتاب کا دورہ ہے کہ تقریباً ۳۶۵ دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤں کے قریب ہوا پورا ہوتا ہے اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ہلال سے شروع اور ۳۰ یا ۲۹ دن میں ختم ہوتے ہیں اور یہ بارہ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال دس یا گیارہ دن چھوٹا ہے، سمجھنے کے لئے کسرات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵ قمری ۳۵۵ ہی رکھئے کہ دس کا فرق ہوا۔ اب فرض کیجئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہوئی تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہوگی کہ قمری مہینے ۳۵۵ دم میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہونے کو ابھی دس دن درکار ہیں پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔ چوتھے سال یکم دسمبر کو ہوگی۔ تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا پہلے یکم جنوری کو تھی اب دسمبر کو ہوئی۔ یوہ میں ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا اور رمضان المبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یعنہ یہی حالت ہندی مہینوں کی ہوتی اگر وہ یوں نہ لیتے انہوں نے سال رکھا شمسی اور مہینے کئے قمری تو ہر برس دس دن گھٹ کر تین برس بعد ایک مہینہ گھٹ گیا لہٰذا ہر تین سال پر وہ ایک مہینہ مقرر کر لیتے ہیں تاکہ شمسی سال سے مطابقت رہے ورنہ کبھی جیٹھ جاڑوں میں آتا اور پوہ گرمیوں میں بلکہ نصاریٰ جنہوں نے سال وماہ سب شمسی لئے اگر ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا کر فروری ۲۹ دن کی نہ کرتے ان کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں یوں کہ ہر سال ۳۶۵ دن کا لیا اور آفتاب کا دورہ ابھی چھ گھنٹے بعد پورا ہوگا کہ جس کی مقدار تقریباً چھ گھنٹے

پہلے تیسرے سال ۱۸ گھنٹے، چوتھے سال ۱۸ تقریباً چوبیں گھنٹے اور چوبیں گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے لہٰذا ہر چوتھے سال کا ایک دن بڑھا دیا کہ دورۂ آفتاب سے مطابقت رہے لیکن دورۂ آفتاب پورے چھ گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے تو چوتھے سال پورے ۲۴ گھنٹے کا فرق نہ پڑتا تھا بلکہ ۲۳ گھنٹے کا اور بڑھا لیا ایک دن کے چوبیں گھنٹے ہیں تو یوں ہر چار سال میں شمسی سال دورۂ آفتاب سے کچھ کم ایک گھنٹہ بڑھے گا۔ سو برس تقریباً ایک دن بڑھ جائے گا۔ لہٰذا صدی پر ایک دن گھٹا کر پھر فروری ۲۸ دن کا کر لیا اس طرح اور کسرات کا حساب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۵:

عورتوں کو سونے کے زیورات پہننے کا از روئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب:

عورت کو سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ ومن ینشؤ فی الحلیہ

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

الذھب والحریر حل لاناث امتی واحرام علی ذکرھا

یعنی سونا ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہے۔

رواہ ابوبکر ابن شیتہ عن زید بن ارقم والطبر انی فی الکبیر عنہ وعن واثلتہ رضی اللہ عنہ بلکہ عورتوں کا گہنا پہننا بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر و عظیم اور ان کے حق میں نماز سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاء کرام سے تھے۔ ہر شب نماز عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آئیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت مند پاتیں وہی حاضر ورنہ زیور لباس اتار کر مصلیٰ بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں اور دلہن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

لو کان اسامۃ جاریۃ نکسوتہ وھلیۃ حق الفقہ رواہ احمد وابن ماجۃ عن امام المؤمنین رضی اللہ عنہا۔

بسند حسن بلکہ عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ ہے کہ حدیث شریف میں ہے۔

کان رسول اللہ (ﷺ) بکرۃ تعطر النسأ وتشبھن بالرجال

مجمع البحار میں ہے۔

قیل اراد تعطل النسأ بالامروھی من لاصلی علیہ والا خصاب والام والراء یتعابتان

حدیث میں ہے رسول اللہ (ﷺ) نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا

یا علی مرلنساء ک لا تصلین عطلاء

اے علی اپنی مخدرات کو حکم دے کہ وہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں

رواہ ابن اکثیر فی النھایۃ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے مجمع البحار میں ہے۔

من عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرھت ان تصلی المراۃ عطلا ولوان تعلق فی عنقھا

بجتے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

ولا یبدین زینتھن لا لبعو لتھن الایۃ۔

عورتیں اپنا سنگھار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں

اور فرماتا ہے۔

ولا یضر بن بار جلھن یعلم ما یخفین من زینتھن

عورتیں پاؤں دھمک سے نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۶:

دفع وباء کے لئے اذان درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ **نسیم الصباتی ان الاذان یحول الوبا** لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷:

اذان دینی واسطے بارش کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

درست ہے **اذلا خطه من الشرع**۔ اذان ذکر الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی اور ذکر الٰہی باعث نزول رحمت الٰہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۸ :

ہاتھی پر سوار ہونے کی حالت میں ہاتھی نے سونڈ اٹھا کر پھنکارا اور اس کی ناک یا حلق کے پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر پڑیں۔ ایسی صورت میں کپڑے پاک رہے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

اگر روپیہ بھر سے زیادہ جگہ میں پڑے کپڑے ناپاک ہوگئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۹:

ہاتھی پر سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز، بر تقدیر ثانی مکروہ ہے یا حرام؟

الجواب:

ہاتھی پر سوار ہونا مکروہ ہے اور امام محمد رضی اللہ عنہ کے نزدیک حرام کہ وہ اسے مثل خنزیر نجس العین جانتے ہیں۔ بہر حال احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰:

حوض وہ دردہ سے مراد ہے دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہے یا کچھ اور کیا اس حوض کی گہرائی بھی شرعاً مقرر ہے یا نہیں؟

الجواب:

وہ دردہ سے مراد سو ہاتھ ساحت ہے مثلاً دس دس ہاتھ طول وعرض یا پچیس ہاتھ طول چار ہاتھ عرض یا پچاس طول دو ہاتھ عرض اور گہرائی اتنی چاہیئے کہ چلو لینے سے زمین نہ کھلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۱:

استن حنانہ یعنی وہ چوب خشک جس سے حضور پر نور (ﷺ) تکیہ لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور جس کا قصہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ اس کو حضور (ﷺ) نے دفن کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی؟

الجواب:

نماز جنازہ پڑھنا غلط ہے اور منبر شریف کے نیچے دفن کرنا ایک روایت میں آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۲:

ایک واعظ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم (ﷺ) نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح

لاتے ہو۔۔۔آپ علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے۔آپ (ﷺ) نے دریافت فرمایا۔۔۔کہ تم نے کبھی پردہ اٹھا کر دیکھا، انہوں نے کہا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ اٹھا سکوں۔آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ اب کی بار پردہ اٹھا کر دیکھنا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔کیا دیکھتے ہیں کہ پردے کے اندر خود حضور پرنور (ﷺ) جلوہ فرما ہیں اور عمامہ سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا۔یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔اگر غلط ہے تو اس کا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے۔بینوا توجروا؟

الجواب:

یہ روایت محض جھوٹ اور کذب وافرا ہے اور اس کا یوں بیان کرنے والا ابلیس کا مسخرہ ہے اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۳:

زید اہل ہنود کے فقیروں (جن کو سنیاسی کہتے ہیں) کی شکل بنائے رہتا ہے ننگے پاؤں ایک ہاتھ میں رنگا ہو کپڑا باندھے اوڑھے رہتا ہے۔ایک مسلمان سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا دوسرا بھی لاؤ تو کہا دوسرا ہاتھ میرا ہندو ہے ہے اسی زید کے پاس ایک ہندو لڑکے کو لایا کہ اسے اپنا چیلہ بنالو ۔زید نے اس لڑکے کو ادم کھلا کر اپنا چیلا بنالیا باوجود ان ہاتھوں کے یہ زید پیر طریقت بنا ہے مسلمانوں کو مرید کرتا ہے نیز کہتا ہے کہ میں نے حدیث کی سند دیوبند سے حاصل کی ہے۔یہ اپنے آپ کو بکر کا خلیفہ کہتا ہے۔بکر یہاں کے مسلمانوں کا پیر تھا؟

الجواب:

صورت مذکورہ میں وہ شخص اپنے اقرار سے آدھا ہندو ہے اور اسلام وکفر میں حصے نہیں جو ایک حصہ ہندو ہے وہ کل ہندو ہے تو یقیناً اس کا اقراری کفر ہے اور اپنے کفر کا مقر یقیناً عنداللہ بھی کافر ہے۔فصول عمادی وفتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد یکفرولو قال ماعلمت الکفر لایعذوب ھذا۔

اور اس ادم کھلا کر چیلا بنانا اس کے کفر پر رجسٹری ہے اور دیوبند کی سند سے استناد اس کے کفر پر تیسرا پاس ہے۔

کفار کی وضع بنائے پھرنا ہی اس کی خباثت حال کو کافی تھا رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

ان کفروں نے وضاحت کردی اس کے ہاتھ پر بیعت حرام بلکہ اس کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر اسے پیر بنانا یا بعد اطلاع پیر سمجھتے رہنا خود کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸٤ :

بکر کا انتقال ہوگیا۔یہ بکر پیری مریدی کرتا تھا۔خاندان قادریہ میں کوئی صاحب قطب الدین کا خلیفہ تھا اور خاندان چشتیہ میں قاسم نانوتوی کا اپنے مریدوں کو دونوں شجرے دیتا تھا جو مسلک استفتائے ہذا ہیں؟

عمرو جس کی گواہی شریعت مطہرہ میں مقبول ہے کہتا ہے کہ بکر کا یہ واقعہ میرے سامنے گزرا کہ ایک شخص نے بکر سے کہا کہ بریلی کے علماء دیوبند والوں کو وہابی کہتے ہیں تو بکر نے غصہ میں آکر فوراً کہا جو شخص دیوبند والوں کو وہابی کہے وہ خود وہابی ہے۔بکر کے خلیفہ سے (جس کا حال مندرجہ بالا استفتیٰ میں درج ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ بکر نے دیوبند میں حدیث کی سند حاصل کی ہے اب بکر کے مریدوں کو بکر سے بیعت توڑنا ضروری ہے یا نہیں ذرا تفصیل سے بیان فرمادیجئے مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات علماء کرام کے اوقات میں برکت عطا فرمائے۔

الجواب:

مولیٰ عزوجل مسلمانوں پر اپنی رحمت رکھے۔کیا علمائے کرام حرمین شریفین کے مبسوط ومفصل فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین علی منحرب الکفر والمین کے بعد کسی اور تفصیل کی ضرورت ہے اس میں دیوبندی کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ

من شک فی کفر فقد کفر

جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

نہ کہ مسلمان سمجھنا نہ کہ صاحب ارشاد جاننا نہ کہ پیر بنانا تو مریدان بکر کو بیعت توڑنا کیا معنی بیعت ہے ہی نہیں توڑی کیا جائے گی ہاں اس پر فرض ہے کہ بکر کو اپنا پیر نہ سمجھیں ورنہ یہ بھی اس کے مثل خارج از اسلام ہوں گے۔اللہ تعالی فرماتا ہے

ومن یتولھم منکم فانہ منھم

اور فرماتا ہے

انکم اذا مثلھم۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۵:

ہندہ زوجہ بکر اس قدر مالیت کے زیور پہنتی ہے کہ جن پر زکوۃ دینا فرض ہے کیا زکوۃ بکر پر فرض ہے یا ہندہ پر؟

الجواب:

اگر زیور جہز کا ہے یا بکر نے بنوا کر ہندہ کو مالک کر دیا ہے تو زکوۃ ہندہ پر ہے بکر سے کچھ تعلق نہیں اور اگر زیور ملکِ بکر ہے ہندہ کو پہننے کو دیا ہے تو زکوۃ بکر پر ہے ہندہ سے تعلق نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶:

ہندہ کے پاس سوائے ان زیورات کے نقدی کچھ نہیں بکر اس کو ہر سال کے ختم پر زکوۃ ادا کرنے کے واسطے روپیہ اس شرط پر دینا چاہتا ہے کہ وہ یہ روپیہ اپنے قرض واجب الادا یعنی مہر نکاح میں وضع کرتی رہے گی۔کیا بکر کو اس طرح دینا اور ہندہ کو اس طرح بکر سے لے کر زکوۃ ادا کرنا جائز ہے؟

الجواب:

اس طرح دینا لینا دونوں جائز ہے اور دونوں کیلئے اجر ہے۔

مسئلہ ۸۷:

اگر بکر باوجود استطاعت ہندہ کو زکوۃ ادا کرنے کے واسطے ہندہ کو روپیہ نہ دے تو بکر پر شرعاً کچھ الزام ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں ہندہ کو زیورات میں سے کسی زیور کو فروخت کر کے زکوۃ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

الجواب:

شوہر پر کچھ الزام نہیں کہ عورت کی زکوۃ ادا کرے اگر نہ دے گا اس پر الزام نہیں عورت مالکہ زیور جس پر زکوۃ فرض ہے اسے لازم ہے کہ جہاں سے جانے زکوۃ دے اگرچہ زیور ہی فقیر کو دے کر یا بیچ کر اس کی قیمت سے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۸:

زیورات مثلاً نو نگے،جوشن،ٹیکہ،بدھی،پہنچی وغیرہ ڈورے پڑے ہیں جیسا کہ عموماً عورتیں بٹوں سے پہوا کر پہنتی ہیں اور بعض زیورات مثلاً آرسی،ٹیکہ،نو نگے وغیرہ میں نگ وشیشے جڑے ہیں۔ایسی صورت میں زیورات کا وزن کس طرح کیا جاوے اگر ڈورے ونگ وغیرہ علیحدہ کئے جاتے ہیں تو زیورات خراب ہوتے ہیں کیونکہ بعض میں جڑائی پختہ ہوتی ہے کیا زیورات کو مع نگ وغیرہ وزن کیا جائے اور کل وزن پر زکوۃ دی جائے یا اندازے سے نگ وڈورے کا وزن منہا کر دیا جائے۔

الجواب:

زکوۃ صرف سونے چاندی پر ہے لاکھ نگ شیشے ڈورے پر نہیں اگر جڑاؤ زیور میں سونے چاندی کا وزن معلوم ہو فبہا ورنہ زائد سے زائد اس کا تخمینہ کرلے جس میں یقین ہو کہ اس سے زائد نہ ہوگا۔ہوگا تو کم ہوگا اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی ظرف میں پانی بھریں اور کانٹے کے ایک پلہ میں زیور رکھ کر یہ پلہ پانی میں اس طرح رکھیں کہ وسط میں رہے نہ تو پانی سے کچھ حصہ باہر ہو نہ ظرف کی تہ تک پہنچ جائے دوسرا پلہ ظرف کے باہر ہوا میں رکھیں۔اب اس میں باٹ ڈالیں یہاں تک کہ کانٹا برابر آجائے یہ وزن صرف چاندی سونے کا ہوگا نگ لاکھ وغیرہ کا وزن اس میں نہ آئے گا۔چند بار معلوم الوزن اشیأ میں امتحان کر کے دیکھیں اگر جواب صحیح آئے تو یہ طریقہ آسان ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۹:

ہندہ زکوۃ کا روپیہ بکر (اپنے شوہر) کو دے کر یہ کہتی ہے کہ تم یہ روپیہ میری طرف سے کسی مستحق اشخاص کو دے دو۔بکر اس روپیہ کو لے کر کسی دیگر شخص کو دیتا ہے کہ وہ ہندہ زوجہ بکر کی جانب سے بطور زکوۃ دے دے تو کیا ہندہ کو بکر کا وکیل بنانا اور بکر کو بعدہ کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہوگا۔

الجواب:

ہندہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے ادائے زکوٰۃ کا اپنے شوہر کو یا جسے چاہے وکیل کرے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جس متدین کو چاہے وکیل کر دے۔

فی اضحبته الحانیة ثم وکالة الاشباہ الوکیل یدفع الزکوٰۃ اذاو کل غیرہ ثم فدفع الاخرجا زولا یتوقف.

مسئلہ ۹۰:

کسی فقیر کو زکوٰۃ کا روپیہ کس قدر دیا جاسکتا ہے؟ یعنی زکوٰۃ دینے والا جس قدر چاہے اس کی دن یا دو دن کی ضرورت کے قابل۔

الجواب:

فقیر کو چھپن روپیہ سے کم دینا چاہیئے ۔1/2-7 تولہ سونا 1/2-52 تولہ چاندی یا پورے چھپن روپے کی مالیت نہ دے جس سے وہ صاحب نصاب ہو جائے اور اگر اس کے پاس قدرے سونا یا چاندی نصاب سے کم حاجت سے زائد ہے تو اتنا نہ دے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے وہ دس روپے کا مالک ہے تو اسے چھیالیس روپے سے کم دے۔ہاں جو کچھ دیا اس سے بقدر نصاب اس کی حاجت سے نہ بچے گا تو ہزاروں دے سکتا ہے مثلاً اس پر دس ہزار روپے قرض ہیں تو اسے دس ہزار دینے میں حرج نہیں کہ وہ اس قدر سے بھی مالک نصاب نہ ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱:

اہل ہنود کے میلوں مثل دسرہ وغیرہ میں مسلمانوں کا جانا کیسا ہے۔کیا میلوں میں جانے سے ان لوگوں کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتیں ہیں۔کیا تجارت پیشہ لوگوں کو جانا ممنوع ہے بینوا توجروا۔

الجواب:

ان کا میلا دیکھنے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔اگر ان کا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملہ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں۔اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ہاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے ورنہ فسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔حدیث میں ہے۔

من کثر سودا قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ

جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے

رواہ ابو یعلی فی مسند وعلی بن معبد فی کتاب الطاعة والمعصیة عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) ورواہ الاسلام عبداللہ بن مبارک فی کتاب الزہد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ من قولہ وھو عند الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) من سود مع قوم فھو منھم اور ار مذہبی میلا نہیں لہو لعب کا ہے جب بھی ممکن کہ منکرات وقبائح سے کالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔رد المحتار میں ہے۔

کرہ کل لھو والاطلاق شامل النفس الفعل واستماعہ

طحطاوی صدر کتاب بیان علوم محرمہ ذکر شعبدہ میں ہے۔

یظھر بن ذلک حرمة التفرج علیھم لان الفرجتہ علی المحرم حرام۔

یعنی شعبدہ باز بھان متی بازی گر کے افعال حرام ہیں اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام کہ حرام کا تماشہ بنانا حرام ہے۔

خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت شد ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔غمزن العیون میں ہے۔

اتفق مشایخنا ان من رای امرالکفار رحسنا فقد کفرحتی قالو فی رجل ترک الکلام عنداکل الطعام حسن من المجوس و ترک المضاجعة عندھم حال الحیض حسن فھو۔

کافراور اگر تجارت کے لئے جائے تو اگر میلا ان کے کفروشرک کا ہے تو جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ تیمہ پھر تتارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے

یکرہ للمسلم الدخول فی البیعة والکنیة وانما یکرہ من حیث انه مجمع الشیاطین

بحرالرائق میں ہے

والظاھر انھا تحریمیة لانھا المراة عنداطلاقھم

بلکہ ردالمحتار میں ہے۔

فاذاحرم الدخول والصلاة اولی

اور اگر لہولعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہو نہ اسے دیکھے نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے۔ پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہے۔ ہر وقت محل لعنت ہے تو اس دوری ہی میں خیر و لہٰذا علماً نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد نکلتا ہوا گزر جائے۔ غنیة ذوی الاحکام پھر فتح المعین پھر طحطاوی میں ہے۔ ہم محل نزول

اللغنة فی کل وقت ولاشک انه یکرہ السکون فی جمع یکون کذلک
بل وان یمرفی الاماں بھردل وبسرع قدرت دت بذلک آثار

اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے۔

قدمنا معزیا للنھرانا قامت المصیة یبعه بکرہ بیعه تحتر عاوان فتتریھا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا ارادالمسلم ان ید خل دار الحرب للتجارة ومعه فرسه وسلاحه
وھولایرید بیعه منھم لم یمنع ذلک منه۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے وہ یہ ہے کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جب کہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ ان کا مذہبی میلا ہوا یسا تشریف لے جانا خود حضور سید عالم (ﷺ) سے بارہا ثابت ہے مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا۔ لبیک میں کہتے ہیں لا شریکا ہولک حملک وما لک جب وہ سفہا لاشریک لک تک اپہنچتے۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ویلکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس یعنی آگے استثنا نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۲:

بعد دفن میت قبر پر اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

جائز ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ "ایذان الاجر فی اذان لابقر" لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۳:

قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا اور کس نے جمع کیا؟

الجواب:

قرآن مجید کی جمع ترتیب آیات وتفصیل سور زمانہ اقدس حضور پرنور (ﷺ) میں بامرالٰہی حسب بیان جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاد وتعلیم حضور سیدالمرسلین (ﷺ) واقع ہوئی تھی مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھروں کی تختیوں، بکری، دنبہ کی پوستوں شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھا۔ ایک جگہ سارا قران مجموع نہ تھا، جب جنگ یمامہ میں مسلیمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ہوئی۔ صدہا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی۔ امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دل الہام منزل میں حضرت جل وعلی نے کیا کہ حضرت خلیفہ رسول (ﷺ) کی بارگاہ میں حاضر ہوکر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت سے صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا، شہید ہوئے اگر یونہی جہادوں میں حفاظ شہید ہوتے گئے اور قرآن متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا خطرہ ہے۔ میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کرلی جائیں۔ خلیفۃ الرسول (ﷺ) نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ رضی اللہ عنہم کو امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن یکجا ہوگیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفہ میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول (ﷺ) اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ سیدالمرسلین (ﷺ) کے پاس رہے۔ عرب کی ہر قوم وقبیلہ بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھا مثلاً حرف میں کوئی الف لام کہتا کوئی الف میم اسی قسم کے بہت تفاوت لہجہ وطرز ادا میں تھے۔ زمانہ حضور اقدس (ﷺ) میں کہ قرآن عظیم نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجہ میں قدیمی عادت کا دفعتاً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرات قرآن عظیم کرے۔ زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ ولغت میں ہم پڑتے ہیں اسی میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیرالمومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر جنگ وجدول وزدوکوب کی نوبت پہنچی جب یہ خبر امیر المومنین کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے لہٰذا حسب مشورہ امیرالمومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ عنہم یہ قرار پایا۔ صحیفہائے رسول (ﷺ) کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ ہیں۔ منگا کر ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے۔ ام المومنین نے بھیج دیئے۔ امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر و سعید بن عاص وعبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا۔ وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جن سے یہ نقلیں ہوئی تھیں۔ حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس دیئے۔ ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرادینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک بعینہٖ محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کردیئے۔ بالجملہ اصل قرآن عظیم تو بحکم رب العزت حسب ارشاد حضور پرنور (ﷺ) ہولیا تھا سب سور کا یکجا کرنا باقی تھا، وہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیا۔ پھر اسی جمعہ فرمودۂ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمشورہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی۔ اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزت تعالیٰ شانہ ہے۔

كما قال تعالیٰ ان علینا جمعه وقرانه

اور بنظر ظاہر حضور سیدالمرسلین (ﷺ) اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں۔

قد کان القرآن کله کتب فی عهد رسول الله تعالیٰ علیه وسلم

لکن غیر مجموع فی موضوع واحد ولا مرتب السور۔

امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

اعظم الناس فی المصاحف اجر ابوبکر رحمة الله علی ابی بکر هواول من جمع کتاب الله

رواہ ، ابوداؤد ، فی المصاحف بسند حسن عبد خیر قال سمعت علیا یقول فذکرہ

صحیح بخاری شریف میں ہے۔

حد ثنا موسیٰ ثنا ابن شهاب ان انس بن مالک حدثه ان حذیفة بن الیمان قدم علیٰ عثمان و کان یغازی اهل الشام فی فرح ارمینیة و آز ربجان مع اهل العراق فافزع حذیفة اختلافهم فی القراء ة فقال حذیفة لعهن یا امیر المومنین ادر ک هذه الامة قبل ان یختلفو فی الکتاب اختلاف لیهود والنصاریٰ نارسل عثمان الی حفصة رضی الله عنها ان ارسل الینا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثمه نردها الیک فارسلت بها حفصة الیٰ عثمان لافامرزید بن ثابت و عبدالله بن زبیر و سعید بن العاص و عبدالرحمن بن الاحارث بن هشام وسخوهافی المصاحت قال عثمان للرهط القریشیین الثلثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیئی من القرآن فاکتبوه بلسان وانما نزول بلسانهم فافعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الیٰ حفصة فارسل الیٰ کل افق بمصحف بما نسخوا . الخ :

دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المومنین عثمان غنی نے اختلاف لہجہ ولغات سن کر صحیفہائے صدیقی حضرت حفصہ سے منگوائے اور انہیں نقلوں سے مصحف بنا کر بلاد اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المومنین کو واپس دے دیئے رضی اللہ علیہم اجمعین ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۹٤:

کیا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن تھا جس سے دیگر صحیفے درست کیے گئے؟

الجواب:

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن نہ تھا بلکہ وہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کا ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جس کا حال اوپر گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۹۵:

ہندہ کے پاس ایک سودس تولہ زیور نقرئی اور بارہ تولہ ٦ ماشہ دورتی طلائی ہے اس کو کس قدر چاندی اور کس قدر سونا زکوٰۃ میں ادا کرنا چاہئے اور کیا نقرئی و طلائی دونوں زیورات کی زکوٰۃ چاندی سے ہو سکتی ہے اور ایسی صورت میں اسے کس قدر چاندی دینا ہوگی؟

الجواب:

۱۱۰ تولہ چاندی میں دو نصاب کامل ہیں اور پانچ تولہ عفو فی النصاب اور ۱۲ تولہ ٦ ماشہ سونے کی قیمت ۸ کر ۱۴ کے حساب سے ۷ تولہ ۳ ماشہ ہوئی اس پانچ تولہ سے مل کر ۲۲ تولہ ۳ ماشہ جس میں دو خمس نصاب ہیں اور ایک تولہ عفو مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ سونا ۳/۵ انصاب ہے اور چاندی ہے ۲/۵ ۲ نصاب سونے پر ۳ ماشہ ۴/۵ ۔۴ رتی سونا دینا واجب ہوا اور چاندی پر ۳ تولہ ۴/۵ ۔۱ ماشہ چاندی دیا جائے فبہا اور اب اگر سب چاندی دینا چاہیں تو ان سونے کا صرف وزن نہ دیکھا جائے گا بلکہ بازار سے اس عدد کی قیمت اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تولہ بھر سونے کا عدد ہے کہ وزن کے اعتبار سے اس کی قیمت ۸ روپے ہوتی ہے مگر صناعی کے لحاظ سے سو روپے ہے جیسے سونے کی گھڑیاں یا دلی کی سادہ کاری کے چھلے تو اب انتیس روپے کا حساب نہ ہوگا بلکہ سو کا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۹٦:

سونا ۸ ماشہ ایک رتی اور زیادہ ہو گیا تو زکوٰۃ کس قدر ادا کرنی چاہیے؟

الجواب:

اب سونا ۱۳ تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ہوا۔ اس میں بھی وہی ایک نصاب ۳ خمس ہیں کہ اب زیادت ایک تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ٹھہری، یہ بھی خمس نہیں، لہٰذا اس ۸ ماشے ایک رتی کو بھی چاندی کیا جائے گا نرخ مذکور سے اس کی قیمت بیس روپے تین آنے دس پائی ہوئی جس کے چودہ کے حساب سے ۲۳ تولہ ایک ماشہ

۷/۴-۴رتی جس میں چار خمس نصاب اضافہ ہوئے تو زکوۃ میں ۳/۱۰-۶ ماشے چاندی اور دینی آئی یعنی ۳ ماشے ۴/۵-۴ سونا دیں اور تین تولہ آٹھ ماشے اور ایک ماشہ کا دسواں حصہ چاندی دیں اور اگر سونے چاندی کا نرخ اب بدل گیا ہو تو حساب میں بھی تبدیلی آجائے گی۔ اس کا لحاظ ہونا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۷:

۱۱۰ تولے چاندی اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے پر زکوۃ ادا کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل حساب سے ۳ تولہ ۱۹/۲۰-۴ ماشے چاندی اور تین ماشے ۴/۵-۴ رتی سونا خریدا ہے پس اس قدر چاندی اور سونا دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں۔

۱۱۰ تولے چاندی میں دو نصاب کامل اور ۵ تولے عفوفی النصاب اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی کی قیمت ۵ ہوئی کہ ۲ کے حساب سے ۳۱ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی اس ۵ تولے سے مل کر ۳۲ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی جس میں تین خمس نصاب ہیں اور ۴ تولے ۹ ماشے عفوفی النصاب لہٰذا سونا ۳/۵-۱ نصاب ہے اور چاندی ۳/۵-۲ نصاب سونے پر ۱۳ ماشے ۴/۵-۴ رتی سونا دینا واجب ہوتا ہے اور چاندی پر تین ۱۹/۲۰-۴ ماشے چاندی دینی واجب ہوتی ہے۔ نیز یہ بھی تحریر فرمایئے کہ ۲ کی چاندی ایک روپے بھر یعنی ۱۱ ماشے ملتی ہے تو کیا ۳ تولے کی جگہ تین روپے بھر چاندی کفایت کر سکتی ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

واجب کا حساب صحیح لگایا اگرچہ مقدار عفو میں قدرے فرق ہو گیا جس کا واجب پر کچھ فرق نہیں ایک تولہ ۲ ماشے تین رتی سونے چاندی مذکور نرخوں کے حساب سے ۳۱ تولے ۴ ماشے ۵/۹-۷ سرخ عفو مطلق رہے۔ دو ماشے کے قریب عفو زیادہ ہے اسے عفو مطلق کہتے ہیں کہ اب اس پر کوئی واجب نہیں اور جو نصاب و خمس نصاب سے زیادہ اپنی جنس میں بچے کہ دوسری جنس سے مل کر نصاب یا خمس ہو سکے گا۔ وہ عفوفی النصاب کہلاتا ہے، بہر حال حساب صحیح اور کمال صحیح ہے مگر ایک امر ضروری اللحاظ ہے کہ ادائے زکوۃ کے لئے یہ سونا چاندی جو خریدا ہے اگر انہیں روپے اشرفیوں کے عوض خریدا ہے جو اس مال زکوۃ ۱۱۰ تولے چاندی ۱۳ تولے سونے میں شامل تھا یا قرض خریدا یا جس سال کی زکوۃ دے رہے ہیں وہ سال زکوۃ پورا ہونے کے بعد خریدا جب تو یہ سونا چاندی اس سال کے مال زکوۃ میں شامل نہ ہوگا اور جو حساب آپ نے کیا صحیح رہے گا اور اگر ہنوز وہ سال زکوۃ ختم نہ ہوا تھا کہ سونا چاندی کسی مال غیر زکوۃ کے بدلے خریدا تو خود اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی تین تولے چاندی کی جگہ تین روپے نہیں ہو سکتے، نہ روپے بھر چاندی کفایت کرے بلکہ ۱۸ رتی چاندی اور درکار ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸ :

مسجد کانپور کے واسطے بعض اشخاص نے چندہ فراہم کیا مگر روانہ نہیں کیا۔ اب کیا کرنا چاہیئے آیا دوسرے کار خیر میں مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:

جن جن سے یہ چندہ لیا ان کی رائے سے دوسرے امر خیر میں صرف ہو سکتا ہے۔ بلا اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۹:

تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں؟

الجواب:

تقیہ کی برائیاں کی محتاج بیان ہیں۔ تقیہ روافض اور نفاق ایک چیز ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

واذا لقو الذین امنوا قالو ا امنا واذا خلو الیٰ شیاطینھم قالو ا انا معکم انما نحن مستھزؤون

جب مسلمان ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔

ہم تو (مسلمانوں سے) ٹھٹھا کرتے ہیں۔

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں۔

من کان لہ وجھان فی الحیوۃ کان لہ لسانان من نار یوم القیٰمۃ رواہ البخاری و مسلم باسناد ھما عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

جو دنیا میں دو رخا ہوگا قیامت کے دن آتش دوزخ کی دو زبانیں اس کے منہ میں رکھی جائیں گئیں حدیث شریف میں ہے

تجدون من عباداللہ شرایوم القیمۃ ذوالوجہین الذی یاتی ہولاۤ بحدیث آخر عکس الاول

۱ ھجری مزید امن شرح الطریقہ المحمدیۃ۔

ذوالوجہین جو یہاں ان کی سی کہے اور وہاں ان کی سی وہ قیامت کے دن ان میں ہوگا جو تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم وابن الدنیا باسناد ہم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۰:

دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح کیا جائے۔ اس کی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے؟

الجواب:

کھال دفن کرنا محض ناجائز ہے۔ دفع بلا کے لئے شرع مطہرہ نے صدقہ مقرر فرمایا ہے کھال بھی مساکین کو دیں یا کسی مدرسہ اہلسنت میں پہنچادیں زمین میں دفن کردینا تضییع مال حرام ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱:

فجر کی نماز کا مستحب وقت کونسا ہے اور جس جگہ افق صاف نظر آتا ہو وہاں طلوع وغروب کی کیا پہچان ہے؟

الجواب:

فجر کا مستحب وقت اس کے وقت کا نصف آخر ہے مثلاً اگر آج ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ کی صبح ہو اس وقت کے طلوع شمس میں چالیس منٹ باقی رہیں اور افضل یہ ہے کہ ایسے وقت چالیس یا ساٹھ آیتوں سے پڑھی جائے کہ اگر فساد نماز ثابت ہو تو پھر طلوع سے پہلے یونہی اعادہ اس کا لحاظ رکھ کر جتنی بھی تاخیر کی جائے افضل ہے جب افق صاف نظر آتا ہے اور بیچ میں کوئی درخت وغیرہ حائل نہیں تو طلوع یہ ہے کہ آفتاب کی پہلی کرن چمکے اور غروب یہ کہ پچھلی کرن نگاہ سے غائب ہو جائے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۲:

ظہر کا وقت کتنے بجے ہوتا ہے اور ضلع میرٹھ میں کتنے بجے سے کتنے بجے تک رہتا ہے اور جماعت کتنے بجے ہونا چاہیے۔ موسم گرما اور موسم سرما کب سے کب تک مانے جاتے ہیں اور ان میں ظہر کے مستحب اوقات کیا ہیں؟

الجواب:

ظہر کا اول وقت نصف النہار سے ڈھلتے ہی شروع ہوتا ہے اور گھنٹوں کے اعتبار سے بہ اختلاف بلاد مختلف ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض ہندوستان میں بعض ایام میں ریلوے گھڑی سے ساڑھے بجے بھی وقت ظہر شروع نہ ہوگا اور بعض میں بعض ایام میں ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے ظہر کا وقت ہوجائے گا، یہ تعدیل ایام واختلاف طول معلوم ہونے پر موقوف ہے جماعت گرمی کے وقت ظہر کے نصف آخر میں ہو اور جاڑوں میں نصف اول میں میرٹھ میں کبھی پانچ بجے سے بعد تک وقت ظہر باقی رہتا ہے اور کبھی پونے چار بجے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں بیانات کا اختلاف ہے اصل تقسیم اہل ہیئت نے یوں لکھی ہے کہ راس الحمل سے ختم جوزا تک بہار اور راس السرطان سے ختم حوت تک سرما مگر یہاں کی فصلوں سے مطابق نہیں آئی۔ علامہ صاحب بحر نے ربیع کو گرما سے ملحق کیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔ آخر ستمبر سے مارچ تک سرما سمجھنا چاہیئے باقی گرما۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ۱۰۳:

عصر کا وقت مستحب کونسا ہے جماعت کتنے بجے ہونا چاہیئے؟

الجواب:

عصر کا وقت مستحب ہمیشہ اس کے وقت کا نصف آخر ہے مگر روز ابر تعجیل کی جائے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴:

مغرب کی اذان اور جماعت کب ہونا چاہیئے اور مغرف کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے؟

الجواب:

غروب کا جس وقت یقین ہو جائے۔ اصلاً دیر اذان وافطار میں نہ کی جائے۔ اس کی اذان وجماعت میں فاصلہ نہیں۔ مغرب کا وقت میرٹھ میں کم از کم ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۲ منٹ ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵:

تکبیر سے پہلے کچھ لوگ بیٹھے ہوں اور کچھ لوگ کھڑے ہوں تو کیا تکبیر شروع ہوتے ہی سب کو کھڑا ہونا چاہیئے یا بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر بیٹھے رہیں تو کس

لفظ پر کھڑا ہونا چاہئے اگر تکبیر شروع ہوتے ہی فوراً کھڑے ہوجائیں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب:

تکبیر کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ ایضاح میں فرمایا ہے کہ اگر تکبیر ہو رہی ہو اور مسجد میں آیا تو بیٹھ جائے اور جب مکبر **حی علی الفلاح** پر پہنچے اس وقت سب کھڑے ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۶:

چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بدلے بیٹھا اور التحیات کے بعد درود شریف شروع کر دیا۔ مقتدی کو معلوم ہو گیا۔ ایسی حالت میں مقتدی امام کو اشارہ کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو کس طرح سے؟

الجواب:

اس کا معلوم ہونا دشوار ہے کہ امام آہستہ پڑھے گا ہاں اگر یہ اتنا قریب ہے کہ یہ آواز اس نے سنی کہ التحیات کے بعد اس نے درود شروع کیا تو جب تک امام **اللھم صل** سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ یہ **سبحان اللہ** کہہ کے بتا دیا اور اگر **اللھم صل علی سیدنا** یا **اللھم صلی علی محمد** کہہ لیا تو اب بتانا جائز نہیں بلکہ انتظار کرے اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہو جائے فبہا اور اگر سلام پھیرنے لگے تو اس وقت بتائے۔ اس سے پہلے بتائے گا تو بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اس کے بتانے کو امام لے گا تو اس کی اور سب کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۷:

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشروع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے دس روپے بطور قرض مانگے بکر نے زید کو بجائے روپے کے دس روپے کا نوٹ دے دیا اس پر اس نے یہ بٹہ دیا اور پھر زید نے روپیہ بکر کو واپس دیا تو وہ پیسے جو بٹہ میں لگے ہیں سود ہوا یا نہیں؟

الجواب:

بٹہ سے بھنے کو دیا ہے وہ قرض دینے والے کے لئے سود نہیں ہو سکتا۔ زید بکر کو دس روپے دے یا دس کا نوٹ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۸:

امام نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت شروع کی مثلاً سورہ رحمٰن شریف کہ اس کی پہلی آیت بہت چھوٹی ہے اور پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا اور جس شخص کو امام نے خلیفہ بنایا۔ اس کو رحمٰن یاد نہیں تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہئے یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کو حدث واقع ہوا تو وہ خلیفہ کو کس طرح کہے کہ فلاں جگہ سے شروع کرو جب کہ حدث قیام یا تشہد کی حالت میں واقع ہوا اگر امام بالجہر پڑھ رہا تھا تو خلیفہ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا اگر آہستہ پڑھ رہا تھا تو کس طرح اشارہ کرے یا بتائے؟

الجواب:

استخلاف کے مسائل ۱۳ شرطیں چاہتے ہیں عوام پر ان کی رعایت دشوار ہے اور پھر بھی افضل یہی ہے کہ نئے سرے سے پڑھے تو افضل کو چھوڑ کر دشواری میں کیوں پڑے اور اگر ایسا ہی ہو تو جسے سورۂ رحمٰن یاد نہیں وہ اس کے بعد کسی سورت کی کچھ آیتیں پڑھ دے اور قیام وتشہد میں حال معلوم نہ ہو تو شروع فاتحہ والتحیات سے پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۹:

اگر امام رکوع کے بعد **سمع اللہ لمن حمدہ** کہہ کر **اللھم ربنا لک الحمد** بھی باآواز بلند کہتا ہے تو اس واسطے کہا ہے درست ہے یا نہیں اگر امام **ربنا لک الحمد** نہ کہے بلکہ ایک شخص جو علیحدہ نماز پڑھ رہا تھا۔ وہ کہتا ہے تو کیا حکم ہے بینوا توجروا؟

الجواب:

امام کو فقط **سمع اللہ لمن حمدہ** کہنا چاہیے اس کا **ربنا لک الحمد** کہنا اور وہ آواز سے سراسر خلاف سنت ہے اور امام کے **سمع اللہ حمدہ** کہنے پر ایک شخص نے کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہے بطور جواب **ربنا لک الحمد** کہا تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۰:

مسجد کے دروں میں اگر مقتدی بلاضرورت کھڑے ہوئے تو کیا ان ہی مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوگی یا اور مقتدیوں کی بھی۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

صرف انہیں مقتدیوں پر کراہت عائد ہوگی جو بلاضرورت دروں میں کھڑے ہوئے نہ اور مقتدیوں پر۔ ہاں امام کو چاہیے کہ ان لوگوں کو اس سے منع

کرے درمختار میں ہے

وینبغی ان یا مرھم بان تیرصوا ولیسد والخلل الخ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔

مسئلہ ۱۱۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام مصلے پر کھڑا ہو اور مقتدی بغیر مصلے یعنی فقط صحن میں کھڑا ہو اس صورت میں نماز مکروہ ہے یا نہیں ۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

نماز میں کچھ کراہت نہیں کہ حدیث وفقہ میں کہیں اس کی ممانعت نہیں نہ امام کی تعظیم شرعا ممنوع ہے نہ یہ انفراد علی الدکان کی قبیل سے ہے ۔ بحرالرائق میں ہے۔

الکراھۃ لایدلھامن دلیل خاص منح الغفار

میں ہے ۔ بمثل ہذا کا ثبیت الکراہۃ اذ لابدلہامن دلیل خاص ۔ البتہ امام **بـراۃ مکبر و استعلا** ایسا امتیاز چاہے تو اس کی نیت تحت گناہ وحرام کبیرہ ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔

الیس فی جنھم مثری للمتکبیرین اعادتا اللہ سبحنہ وتعالیٰ بمنہ وکمال کرمہ آمین ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ۱۱۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں؟

(۱) ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجت سے زیادہ صرف کرایہ کی غرض سے خرید کئے آیا اس صورت میں حاجت سے زیادہ مکانات میں ان کی قیمت کے اوپر زکوۃ فرض ہے یا جو کرایہ آتا ہے اس کے اوپر ۔

(۲) جو مکانات کی زینت کے لئے تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن خرید کر کے مکان سجاتا ہے اور کبھی وہ برتن استعمال میں بھی آتے ہیں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب:

مکانات پر زکوۃ نہیں اگر چہ پچاس کروڑ کے ہوں کرایہ سے جو سال تمام پر پس انداز ہوگا ۔ اس پر زکوۃ آئے گی اگر خود یا اور سے مل کر قدر نصاب ہو ۔

(۲) برتن وغیرہ اسباب داری میں زکوۃ نہیں اگر چہ لاکھوں کے ہوں زکوۃ صرف تین چیزوں پر ہے سونا چاندی کیسے ہی ہوں پہننے کے ہوں یا برتنے کے یا رکھنے کے ہو یا پتر یا ورق دوسرے چرائی پر چھوڑے جانور تیسرے تجارت کا مال باقی کسی چیز پر زکوۃ نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حصہ دوم

مسئلہ ۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص علامہ نیپال کے جنگل میں منجانب تاجران ٹھا ملازم ہے اور ایسی جگہ رہتا ہے جہاں سے ایک دو میل یا کم زیادہ کے فاصلے پر آبادی ہے اور زراعت ہوتی ہے یہ عملداری گورنمنٹ کے جنگلات میں ملازم ہے جو بصورت متذکرہ بالا ہے یا اسٹیشن ریلوے جنگل میں ہے وہاں سے بھی دو یا تین میل کے فاصلہ پر آبادی وزراعت ہے اور آقا جب بھیجتا ہے تو کچھ مدت مقرر نہیں کرتا توان صورتوں میں ملازم کو نماز قصر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اول عملداری ہندو کی ہے یعنی نیپال ۔ دوسری جگہ اقامت پر نہ آبادی ہے نہ زراعت ہوتی ہے یعنی کچھ فاصلہ پر ہے تیسرے یہ صورت اول میں جو خود مختار نہیں ہے۔ آقا جب چاہے۔ منتقل یا علیحدہ کرسکتا ہے اور علمداری گورنمنٹ انگریزی میں اگر چہ اسٹیشن ہے مگر زراعت نہیں ہوتی ۔ نوکر پر بوجوہ مذکورہ وخود مختار پر بوجوہ نہ ہونے زراعت قصر واجب ہے اقامت کی شرط میں زراعت بھی ہے۔عمرو کی دلیل یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں مقام اقامت سے ایک میل یا کم زیادہ پر زراعت ہوتی ہے مگر فراہمی غلہ وغیرہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی دوسرے مقام اقامت کا جنگل ہے مگر دس بیس پچاس آدمی ہمراہ ہوتے ہیں جانور درندہ وغیرہ کا خوف بالکل نہیں ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی آقا ملازم کو جب بھیجتا ہے تو کام ختم کرکے آنے تک کے لیے بھیجتا ہے درمیان میں اگر ضرورت ہوئی تو وہاں سے منتقل یا علیحدہ کردیا یہ معتبر نہیں۔اس صورت میں ارادہ ملازم کا معتبر ہے اگر پندرہ یوم کا ارادہ ہے تو پوری ادا کرے ورنہ قصر اور علیٰ ہذا لاقیاس خود مختار بھی ارادہ پر ادا کرے لہٰذا ایسی حالت میں زید قصر ادا کرے یا عمرو پوری ادا کرے تو دونوں کی اقتدا درست ہے یا نہیں جواب مدلل شافی عطا فرمادیا جائے ۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

جو مسافر نہ تھا اور اس جنگل تک جانے میں بھی اسے سفر کرنا پڑا کہ فاصلہ تین منزل سے کم تھا۔ وہ تو ظاہر ہے کہ مقیم تھا اور مقیم ہی رہا اسے قصر حرام ہے اور پوری پڑھنا فرض ہے اگر چہ وہ جگہ ترائیں ہو۔ بحرالرائق ورد المحتار میں ہے۔

هذا ان سار ثلثه ايام والافقح ولو المفازة

اور جو مسافر تھا یا وہاں تک جانے سے مسافر ہوا کہ فاصلہ تین منزل یا زائد کا تھا وہ ضرور مسافر ہے اگر عادۃً معلوم ہے کہ جس کام کے لئے بھیجا گیا وہ پندرہ دن سے زائد میں ہوگا اور جگہ ایسی ہو جہاں اقامت ممکن ہے اگر چہ آبادی وہاں سے دو تین میل فاصلہ پر ہو وہاں پہنچ کر مقیم ہوجائے گا اور پوری پڑھنی لازم ہوگی۔ خاص وہاں سے زراعت ہونا کچھ ضروری نہیں نہ ہندو کی علمداری ہونا کچھ مانع کہ یہ آمد ورفت امان کے ساتھ ہے اس میں تعرض نہیں کیا جاتا در مختار میں ہے،

من دخلها بامان فانه يتم

اور احتمال کہ شاید کوئی ضرورت پیش آئے اور جس کا نوکر ہے وہ دوسری جگہ بھیجے معتبر نہیں ایسا احتمال ہر شخص کو ہر حال میں ہے اور جب نوکر کا یہ حکم ہے تو خود بدرجہ اولیٰ جبکہ پندرہ دن یا زائد کی نیت کی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کب وصال ہوا۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

جس وقت آپ کی عمر شریف ۶۶ سال تھی ۔ ۵۸ھ ۱۷ تاریخ رمضان المبارک شب سہ شنبہ کو وصال ہوا۔ بقیع میں دفن فرمائی گئیں ۔ آپ کا جنازہ میں اکثر اہل مدینہ حاضر تھے اور آپ کی قبر میں آپ کے بھتیجوں حضرت قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن عتیق اور آپ کے بھانجوں عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اتارا اور آپ کی نماز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی ۔ زرقانی شریف میں ہے۔

الماتت بالمدينة سنة سبع وخمسين وقال الواقدى ليلة الثلثاء سبع عشرة خلت من

رمضان سنة ثمان وخمسين) وعلم اقضر المصنف فی الشرح وصدربه فی الفتح کالا صابة وعزاه فیها الاکثرین وتبعه الشامی وزادته الصحیح روهی ابنة ست وستین سنة واوصت ابن اختها عروة (ان تدفن بالقیع) قدفنت به (لیلا) وتزل فی قبرها القاسم بن محمد وابن عمه عبد الله بن عبدالرحمن و عبدالله بن ابی عتیق وعروة عبد الله ابن الزبیر کمافی العیون و حضر جناز تها اکثر اهل مدینه وصلی علیها ابوهریرة رضی الله تعالیٰ عنه والله تعالیٰ اعلم ،

مسئلہ۳:

یہاں پر جامع مسجد میں جمعہ کے روز ایک صف اس قسم کی کھڑی ہے کہ اس صف میں مقتدی امام سے تھوڑے ہی پیچھے ہوتے ہیں ان کا سجدہ امام کے پیچھے نہیں ہوتا بلکہ امام کی سجدہ گاہ سے ان مقتدیوں کی سجدہ گاہ تھوڑے ہی پیچھے ہوتی ہے، زید کہتا ہے اگر ایسی صف کھڑی کی جائے گی تو امام سے اس قدر پیچھے ہونا چاہئے کہ ان کا سجدہ امام کے پیچھے ہو عمرو کہتا ہے یہ مسئلہ غلط ہے ہمارے یہاں جیسے بزرگوں سے رواج ہے ویسا کریں گے وہ جاہل نہ تھے چونکہ انہوں نے ایسی صف کھڑے ہونے پر اعتراض نہ کیا تو ہم کو بھی ویسا ہی کرنا چاہئے یہ مسئلہ علماء نے اپنی طرف سے نکال لیا ہے ان میں کس کا قول صحیح ہے اگر زید کا تو کیا ضرورت کے وقت ایسی صف کھڑی کر سکتے ہیں مثلاً مسجد بھر گئی۔ دو سو آدمی آگئے ان میں سے ایک ایک سو ستر یا ایک سو اسی مقتدیوں کے واسطے مسجد سے باہر مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا اور بیس آدمیوں کو امام کے برابر کھڑا کر دیا گیا تو کیا یہ فعل جائز ہوگا۔

یہاں مسجد کے دروں میں صرف ۹ آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں مسجد بالکل بھر گئی دو سو کے قریب آدمی اور آئے ان کے واسطے مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا تو کیا ایسی حالت مین ان دو سو آدمیوں میں سے ۹ آدمیوں کو دروں میں کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے گی جبکہ باہر ان کے واسطے جگہ موجود ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں امام اور سب مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدہ ہے۔ شرعاً ایک مقتدی کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا سنت ہے جب دوسرا شخص آجائے تو اس پہلے شخص کو چاہئے کہ پیچھے ہٹ آئے اگر نہ ہٹا یا بوجہ جگہ نہ ہونے کے نہ ہٹ سکا تو امام کو چاہئے کہ بڑھ جائے اور اگر وہ بھی نہ بڑھا اور دوسرا بھی امام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو یہ اولی ہے اور اگر تیسرا شخص اور آ گیا تو اب اس کو بھی وہیں کھڑا ہو جانا مکروہ تحریمی ہے کہ تین مقتدیوں ہر امام کا تقدم واجب نہ ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ در مختار میں ہے۔

والزید یقف خلفه فلو ا توسط اثنین کره تنزیها و تحریما لو اکثر

ردالمحتار میں ہے

افادان تقدم الامام امام الصف واجب کما اناده فی الهدایة و الفتح۔

اگر نمازی زائد آجائیں اور مسجد پر ہو جائے اور امام کے برابر صف نہ کی جائے تو بعض کے لئے جگہ کہیں نہ ہوگی تو بضرورت ایسی صف قائم کرنے کی اجازت ہوگی اسی طرح بضرورت دروں میں بھی کھڑے ہونے کی اجازت ہے جبکہ در خالی رکھنے کی حالت میں بعض کو جگہ اصلاً نہ مل سکے یا بارش ہو یا سخت دھوپ نا قابل برداشت ہے۔

خزانۃ المفتین میں ہے۔

لو لم یتقدم الا انه قام عن میمنه الصف او میسرته او وسطه فانه یجو ز ویکره

(غنیۃ میں ہے)

وذکر شمس الائمته الحلوائی ان الصلاة علی الرفون فی الجامع من غیر ضرورة مکروه و عند الضرورة بان اصلاء المسجدلاباس به هٰکذا یحکی عن الفقیه ابی الیث فی طاق انه اذا ضاف المسجد عن القوم لایکره انفراد لامام فی الطاق هٰکذا ذکر فی الکفایة

درمختار میں ہے

ولو کان موضع سجودہ ارفع من موضع القدمین بمقدار النبتین منصو بتین جاز سجود وان اکثر لاالاا لزحمة کمامرراے فی السجود علی الظھر فانه دفع من نصف زرا ع اومرید امن ردالمختار اقول فاذا اجازلرحمته مالا یحرزی السجودعلی ارفع من البنتین منصوبتین فلان فلا یحوز لرحمة ماھو مکروہ ای القیام وسط الصف کما مرعن الخزاتته اولیٰ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٤:

نبی کریم افضل الصلاۃ والتسلیم کوفخر جہاں کہنا کیسا ہے۔بینواوتوجروا؟

الجواب:

فخر عالم یافخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔شاہ جہاں کہہ سکتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٥:

اس شعر میں شرعاً کیا خرابی ہے؟

مصطفیٰ کی ناخدائی سے رہائی مل گئی　　　ورنہ بیڑانوح کامنجدھار میں غرق آب تھا

الجواب:

(مصرعہ اولیٰ) اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ ناخدائی بلاتھی اس سے چھوٹ گئے۔(مصرعہ دوم) یہ زیادتی ہے کہ پانی عذاب کا تھااورانبیاءؑ عذاب سے منزہ ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٦:

مجھے اپنا مکھڑادکھاشاہ جیلاں میں مکھڑا کا استعمال ٹھیک ہے یانہیں۔بینواتوجراوا؟

الجواب:

یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٧:

جن کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو۔میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یانہیں۔بینوتوجروا؟

الجواب:

اللہ عزوجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔مولیٰ کی جگہ قرآن بنادیا گیا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٨:

جلنا بھناغم دوری میں کام رہااپنا کون ساروز ہے جس میں گل آئی ہے یہ شعر کیسا ہے۔بینواتوجروا؟

الجواب:

ایسے مضمون جوخلاف واقع ہوں عرض کرنا جائز نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ٩:

کیافرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ(١)غسل کی نیت کرنی چاہیے یانہیں اوراس کی کیانیت ہے غسل جنابت یااحتلام کا ہواگر نیت نہ کی غسل ہوایانہیں بینواتوجروا؟

الجواب :

غسل میں نیت سنت ہے اگرنہ کی غسل جب بھی ہوجائے گااوراس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دورہونے اورنماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰:

اگر زید غسل خانہ میں غسل جنابت یا احتلام کا کرتا ہے اور وضو کر کے تہبند نکال کر غسل کرے تو غسل اترتا ہے یا نہیں۔ غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

سارے بدن پر پانی بہنے سے غسل اترتا ہے جس میں حلق تک منہ اور ہڈی کے کناروں تک اندر سے ناک کا بانسا بھی داخل ہے اس کے بعد جیسے بھی ہو غسل اتر جائے گا۔ ہاں کھلے غسل خانہ میں ننگا ہونا بہتر ہے اور اگر وہاں قریب کھلے مکان ہوں جس سے احتمال ہو کہ کسی کی نظر پڑے گی تو وہاں تہبند رکھنے کی تاکید وہ احتمال نظر جتنا قوی ہوگا۔ اتنی دیر بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ اگر نظر پڑنے کا گمان غالب ہوگا تو تہبند رکھنا واجب ہوگا اور وہاں برہنہ نہانا گناہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱:

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ہے جس میں پانی اس قدر ہے کہ حوض دہ در دہ اس کے پانی سے ذریعہ چرسے بھر دیا جاتا ہے۔ پانی اس کا نہیں ٹوٹتا اس کنوئیں میں گلہری گر کر مرگئی اور سڑ کر پھٹ گئی۔ ایسی حالت میں کس قدر پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہو جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

اگر کنواں آب دہ در دہ ہو یعنی اس کا قطرہ پانچ گز دس گرہ ایک انگل ہو جب تو ناپاک نہ ہوگا اور اس سے کم ہے تو ذرا سی نجاست سے اس کا کل پانی ناپاک ہو جائے گا اگر کثرت عمق یا زیادت آمد آب کے سبب اس سے دس حوض دہ در دہ بھر سکیں۔ اس صورت میں اس میں جتنے ڈول پانی ہوں وہ ناپ کر نکال دیا جائے پاک ہو جائے گا خواہ دفعتاً نکالیں یا کئی روز میں اور خوہ نکالنے سے اس کا پانی ٹوٹ جائے یا اصلاً نہ گھٹے ہر صورت میں اتنے ڈول نکالنے سے پاک ہو جائے گا اور وہ آج کل بعض بے علم لوگ ۳۰۰ یا ۳۶۰ ڈول نکالنا کافی بتاتے ہیں۔ غلط ہے۔ ناپنے کا صاف طریقہ یہ ہے کہ رسی میں پتھر باندھ کر آہستہ آہستہ چھوڑیں خم نہ پڑے جبکہ تہہ کو پہنچ جائے نکال کر ناپیں کہ اتنے ہاتھ پانی ہے پھر جلد جلد سو ڈول پانی کھینچ کر ایسے ہی ناپیں جتنا پانی گھٹا اس سے حساب لگالیں مثلاً ۲۰ ہاتھ ناپ میں آیا اور سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ گھٹا تو ۹۰۰ ڈول اور نکالیں یا دو معتبر شخص کہ پانی میں نگاہ رکھتے ہوں اندازہ کر کے بتادیں کہ اس میں اتنے ڈول پانی ہے ہزار دو ہزار جتنے بتائیں نکال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت لڑکا جنی اور نفاس سے آٹھ دن میں فارغ ہوگئی اب اس کے واسطے روزے نماز کا کیا حکم ہے اور چوڑی وغیرہ چاندی یا کانچ کی یا وہ چارپائی یا مکان پاک رہا یا ناپاک یا چالیس دن کی میعاد لگائی جائے گی؟

الجواب:

یہ جو عوام جاہلوں عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی۔ محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں۔ مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہیں ہوا اس کے کم کے لئے کوئی حد نہیں اگر چہ بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا عورت اسی وقت پاک ہوگئی۔ نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں چارپائی، مکان سب پاک ہے۔ فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو اس کو بلا وضو چھونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اسی جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اسی طرف سے ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف سے ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے خواہ اس کی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴:

عمرو پر غسل جنابت یا احتلام ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اسے جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا درود شریف پڑھے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگر چہ آہستہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد تیمم ہو۔ **کما فعله رسول الله** (ﷺ)۔ تنویر میں ہے

(ایکره التطیر الیه (ای القرآن) لجنب وخائض ونفساء کا دعیه

ردالمحتار میں ہے

نص فی الهدایة علی استحباب الوضوء لذکر

الله تعالیٰ اس میں بحر سے ہے

وترک المستحب لایوجب الکراهة .والله تعالیٰ اعلم.

مسئلہ ۱۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں کہ جب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔

فی الدرار المختار سورا الادهی مطلقا ولو جنبا او کافر الطاهر
و هکم العرق کسوراه ملخصاً .والله تعالیٰ اعلم.

مسئلہ ۱۶:

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین ومفتیان شرح متین کہ نماز کے اندر چادر یا رضائی سر سے اوڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے یا سر سے رضائی یا چادر کا اوڑھنا عورتوں سے مشابہت ہے اور کتاب سرمایا آخرت مسمّی بہ چراغ ہدایت میں رضائی یا چادر کو سر سے اوڑھنا نماز کے اندر مکروہ لکھا ہے۔ جواب میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے گا اور اس مقام کے متعلق عبارت نقل کر دی جائے گی تو نہایت مناسب ہوگا۔

الجواب:

چادر ہو یا رضائی نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیے نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھے خواہ شانوں سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے سر مبارک سے چادر سر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ پر سوار تھے۔ جامع ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) اس قدر کثرت سے کپڑا سر مبارک پر اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب جاتا تھا۔ معجم کبیر، طبرانی میں ان دونوں صحابیوں رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل وغلط ہے۔ کتب معتمدہ میں کہیں اس کی کراہت مذکور نہیں۔ سعید بن منصور استاد بخاری ومسلم اپنی سنن نسائی میں ابولعلاء سے راوی۔ میں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر پہ اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے ہاں اسے مکروہ فرمایا ہے کہ کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا داڑھی چھپ جائے، مراقی الفلاح میں ہے معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ یا رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو کوئی شخص نماز اس طرح نہ پڑھے کہ کپڑا ناک پر پڑے کیونکہ یہ شیطانی وضع ہے مسند احمد وسنن اربعہ ومستدراک حاکم میں بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سر یا شانوں سے کپڑا اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے چھوڑ دے اور اس سے کہ دہن کپڑے سے چھپائے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ خبردار کوئی شخص نماز میں داڑھی چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے ہدایہ شرح وقایہ و مراقی میں ہے...... علامہ شرنبلائی کی عبارت یہ ہے ...... امام صدرالشریعہ کے لفظ یہ ہیں ...... ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ کپڑا سر سے اوڑھے خواہ شانوں سے اس میں کراہت نہیں۔ کراہت اس میں ہے کہ اس کے دونوں آنچل لٹکے چھوڑ دے۔ بحرالرائق ہے۔ .... ردالمختار میں ہے .... یعنی سر سے چادر اوڑھنے کو نماز میں مکروہ نہ کہا بلکہ اس کے پلو کا لٹکانے کو بلکہ حدیث تو یہی فرماتی ہے کہ نماز میں سر سے نہ اوڑھنا ہی مکروہ ہے ابونعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

(ﷺ) نے فرمایا۔ اللہ عزوجل ان لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۷:

جماعت کھڑی ہے نماز ہو رہی ہے۔ امام کے پیچھے صرف ایک صف ہے جو بالکل پر ہے اور ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ ایک نمازی اور آیا اب اس کو اکیلا کھڑا ہونا چاہیئے یا صف اول میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا چاہیے بر تقدیر ثانی داہنی جانب سے یا بائیں سے۔ کیا یہ نمازی درمیان صف میں سے نمازی کو کھینچ سکتا ہے یا نہیں اگر کھینچ نہیں سکتا مگر اس نے درمیانی صف میں سے ایک نمازی کو اپنے برابر کھڑا کرنے کو کھینچ لیا اور بعدہ اگلی صف کے نمازیوں سے کہنا شروع کیا کہ مل جاؤ تو شرعاً اس پر (کھینچ لینے پر) کوئی الزام ہے یا نہیں اس کے کہنے پر ایک شخص نماز کے اندر اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے سے جاملا اس ہٹنے والے کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب:

اس زمانہ میں کھینچنا منع ہے بلکہ اسے چاہیے کہ جب اگلی صف میں کہیں جگہ نہ ہو۔ صف کے پیچھے امام کے محاذی کھڑا ہو اور نیت باندھ کر خواہ بے باندھے صف میں سے ایک کو اشارہ کرے کہ میرے ساتھ آمل اور جسے اشارہ کیا ہے حکم ہے کہ وہ نہ مانے اب یہ تنہا صف کے پیچھے پڑھے اور کراہت نہ رہی کہ اس کی قدرت میں جتنی بات تھی کر چکا۔ فتح القدیر باب الامۃ میں ہے .... در مختار مکروہات الصلوٰۃ میں ہے .... رد المحتار میں ہے .... اگر اس نے کسی کو کھینچا اور وہ اس کی اطاعت کے لئے کھینچ آیا۔ اس کی نماز جاتی رہی ورنہ اگر اپنے نزدیک حکم شرع سمجھ کر ہٹا اور تین قدم نہ رکھے تو نماز ہو جائے گی۔ پھر اس کے ہٹ آنے کے بعد اس کا نمازیوں سے کہنا مل جائے بے جا تھا اور جو اس کے کہنے پر مل گیا اگر اس کے کہنے سے ملا تو اس کی نماز جاتی رہی اور اگر حکم شرعی سمجھ کر ملا تو ہو گئی۔ طحطاوی علی الدر المختار...... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہ اور بغیر اس کے مکروہ اور افضل تو یہی ہے کہ غسل ہی کر لے ورنہ وضو کرے جہاں جنب ہوتا ہے۔ ملائکہ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ کما نطقت بہ الاحادیث درمختار میں ہے

لاباس بالکل و شرب بعد مضمضۃ و غسل یدوا ما قبلھا فیکرہ للجنب بلخصا

ردالمحتار میں حاشیہ علامہ جلی سے ہے۔

وضوء الجنب لھذہ الا شیاء مستحب کوضوء للحدث.

امام طحاوی شرح معانی الاثار میں مالک بن عبادہ عافقی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پرنور (ﷺ) کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا۔ انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر لائے اور عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا

نعم اذا توضات اکلت وشربت ولکنی لااصلی ولا اقرحتی اغتسل

ہاں جب میں وضو کرلوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز وقرآن مجید نہیں پڑھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۱۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام ہے مگر بضرورت شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رسی اندر رکھا اور یہ اس کے سوا کوئی سامان نہیں کر سکتا، نہ کوئی اندر سے لا دینے والا ہے یا کسی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں اور ایسی حالتوں میں تیمم کر کے جا سکتا ہے صورت اولیٰ میں صرف اتنی

دیر کے لئے ڈول رسی لے اور آئے اور صورت ثانیہ میں اگر دشمن سر پر آگیا۔ تیمم کی بھی مہلت نہیں تو بے تیمم چلا جائے اور کوڑا بند کرنے کے بعد تیمم کر لے۔

فان الحقين اذا جتمعا قدم حق العبد لفقر ہ وغنی المولی

صرف اس ضرورت کے لئے گرم پانی سقایے میں رہتا ہے اور سقایہ مسجد کے اندر ہے باہر تازہ پانی موجود ہے گرم پانی لینے کو بے غسل مسجد میں جانا جائز نہیں مگر وہی ضرورت کی حالت میں کہ اگر تازہ پانی سے نہائے گا تو صحیح تجربے یا طبیب حاذق مسلم غیر فاسق کے بتانے سے معلوم ہے کہ بیمار ہو جائے یا مرض بڑھ جائے گا اور باہر کہیں گرم پانی کا سامان نہیں کر سکتا نہ اندر سے کوئی لا دینے والا ہے تو تیمم کر کے اندر جا کر لا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ نہانے کی حاجت ہو اور اس حالت میں مسجد کے لوٹے وغیرہ کو ناپاک ہاتھ سے چھونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاتھ پر اگر کوئی نجاست لگی ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے گی، چھونا جائز نہیں اگر لوٹا نہ مسجد کا ہو نہ کسی دوسرے شخص کا بلکہ خود اپنی ملک ہو کہ بلا ضرورت پاک شئے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ۔ بحرالرائق بحث ماء مستعمل میں بدائع سے ہے۔ تبخس الطاھر حرام اور اگر کوئی نجاست نہیں۔ صرف نہانے کی حاجت ہے تو جائز ہے اگرچہ ہاتھ یا لوٹا تر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱:

استنجا یعنی پیشاب پاخانہ کے بچے ہوئے پانی سے جائز ہے یا نہیں اور وضو کی حرمت میں اس وجہ سے فرق تو نہیں آتا کیا؟

الجواب:

جائز ہے اور اس میں حرمت وضو کا کچھ خلاف نہیں کہ یہ پانی استعمال میں نہ آیا۔

کمالا یخفی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۲۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پکی ہوئی کھچڑی یا چاول میں یا چونے میں چوہے کی مینگنی نکلے تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

چوہے کی مینگنی اگر چاول کھچڑی روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکلے اسے پھینک کر وہ اشیاء کھالی جائیں بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آگیا ہو اور اگر چونے میں نکلے اور چونا جما ہوا ہے تو ان کے قریب کا پھینک کر کھالیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قیمت جلد قربانی یا عقیقہ براہ راست مسجد یا مدرسہ دینیہ میں صرف کی جا سکتی ہے یا تملیک مسکین کی ضرورت واقع ہوگی۔؟

الجواب:

ہاں جلد براہ راست صرف کی جا سکتی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتجروا

اور اگر مسجد و مدرسہ میں دینے کے لئے داموں کو فروخت کی تو دام بھی براہ راست صرف کیے جا سکتے ہیں۔ تبیین الحقائق میں ہے۔

لانہ قربۃ کا التصدق۔

ان صورتوں مین تملیک مسکین کا ضروری جاننا شرع مطہرہ میں زیادت کرنا جس پر کوئی دلیل شرعی نہیں تو اپنی طرف سے ایجاب و ایجاد ہوا۔

مانزل اللہ بھا من سلطان۔

ہاں اپنے خرچ میں لانے کے لئے داموں کی بیچی تو اس کی سبیل تصدیق ہے کہ ملک خبیث ہے براہ راست مسجد و مدرسہ میں نہ دے۔

فان اللہ طیب لایقبل الا الطیب

اس سوال کا جواب پہلے فتویٰ میں نظر نہ آنا عجیب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴تا۲۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین ان مسائل میں (۱) از روئے شریعت اسلامیہ قبرستان کا بیع و رہن جائز ہے یا نہیں (۲) قبرستان کی زمین کسی کی ذاتی ملکیت ہوسکتی ہے یا نہیں اور مخصوص قبرستان بنانا کیسا ہے اور اس کی نسبت کیا احکام شرعی ہیں (۳) قبروں کو منہدم کرتے ہوئے یا ویران کرتے ہوئے یا کھودتے ہوئے دیکھ کر کوئی مسلمان ایسا کرنے والے کو روکنے کا شرعاً مجاز ہے یا نہیں۔ (۴) قبرستان میں یا ان کی زمین متعلقہ میں بول و براز یا گندگی وغیرہ پھینکنا یا قبرستان کو گندگی کا مخزن بنانا کیسا اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ (۵) مسلمانوں پر قبرستان کی حرمت کس حد تک واجب ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

(۱) و (۲) عامہ قبرستان وقف ہوتے ہیں اور وقف کے بیع اور رہن حرام ہے اور جو خاص قبرستان کسی کی ملک ہو جس میں اس نے مردے دفن کئے ہوں مگر اس کام کے لئے وقف نہ کیا ہو وہ بھی مواضع قبور کو نہ بیچ سکتا ہے نہ رہن کرسکتا ہے کہ رہن میں توہین اموات مسلمین ہے اور ان کی توہین حرام ہے۔ (۳) حرام ہے مگر یہ کہ کسی کی مملوک زمین میں بے اجازت کے کسی نے مردہ دفن کردیا ہو اور اس نے اسے جائز نہ رکھا تو اسے اس کے نکلوادینے اور زمین خالی کرلینے اور کھیتی اور عمارت ہر شے کا اختیار ہے۔ (۴) جو شخص ایسے جرم شدید کا مرتکب ہو مسلمان پر واجب ہے کہ بقدرت اسے روکے جو اس میں پہلوتہی کرے گا اس فاسق کی طرح مستحق عذاب نار ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ کانو ا لا یتنا ھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کونوا یفعلوم۔

(۵) حرام حرام سخت حرم اور اس کا مرتکب مستحق عذاب نار و غضب جبار ہے۔ (۶) قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ بیٹھنا جائز نہیں اس پر پاؤں رکھنا جائز نہیں یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہوا اس میں چلنا حرام اور جس کے اقرباء ایسی جگہ دفن ہوں کہ گرد ان کے اور قبریں ہوگئیں اور اسے ان کی قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ممکن ہے وہ دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے زیادہ تفصیل ہمارے رسالہ ''اہلاک الوہابین'' میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹:

کیا فرماتے ہیں کہ علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

قبر پر خواہ کہیں حاجت سے زیادہ اور بے منفعت روشنی کہ لغو اسراف ہو ممنوع ہے۔ یونہی خود قبر پر چراغ رکھنا کہ سقف قبر حق میت ہے اور اس میں اس کی اذیت اور جوان مخدرات سے پاک ہو وہاں روشنی ممنوع نہیں مثلاً قبر جبکہ سر راہ ہو یا مزار کسی ولی اللہ کا ہو وہاں اس نیت سے کہ نگاہ عوام میں باعث وقار ہو اس علامت سے جائیں کہ مزار کسی محبوب خدا کا ہے اسے تبرک چاہیں اس کے پاس حق تعالیٰ سے دعا کریں یہ صورتیں جواز کی ہیں جن کی ممانعت پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں فقیر غفرلہٗ تعالیٰ نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ طوالع النور فی حکم السراج علی القبور لکھا تحقیق مقام اس میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۰:

بعض بلاد میں بروز عیدین یا استقاء لوگ مل کر علم شہر میں قصائد نعت نبی (ﷺ) پڑھتے ہوئے عیدگاہ تک لے جاتے ہیں یہ کیسا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

جبکہ اس کے ساتھ کوئی منکر شرعی نہ ہو اور جمع مسلمین و علامت جماعت اہل دین کے سوا اور کوئی غرض بیجا مرعی نہ ہو تو علم مذکور کا عیدگاہ تک لے جانا بلاشبہ جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہرہ سے اصلاً دلیل نہیں اور یہی اس جواز کو بس ہے۔ علامہ عبدالغنی نابلسی پھر علامہ شامی شرح تنویر میں فرماتے

ہیں۔

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ الکراھتہ الذین لاید لھما من دلیل بل فی القول ھالا باجۃ التی ھی الاصل

علاوہ ازیں صحیح بخاری شریف میں ایک باب وضع کیا۔ باب العلم بالمصلی اور اس میں حدیث روایت کی

عن عبدالرحمن بن عباس قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنھما قیل لہ اشھدت لہ مع النبی (ﷺ) قال نعم و لو لا مکانی من الصغیر ماشھدتہ حتی الی العلم الذی عنددار کثیر ابن الصلت فصلی ثمہ خطب الخ۔

یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا آپ عید میں حضور اقدس (ﷺ) کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں فرمایا ہاں اس قرب منزلت کے سبب جو بارگاہ رسالت میں مجھے حاصل ہے ورنہ بچپن کے باعث حاضر نہ ہوتا۔ حضور عیدگاہ کو تشریف لے گئے یہاں تک کہ اس علم کے پاس پہنچے جو کثیر بن الصلحت کے مکان کے قریب تھا اول نماز پڑھی پھر خطبہ فرمایا علماء تجویز فرماتے ہیں کہ یہاں علم بمعنی نشان ہو مجمع البحار میں ہے۔

منہ الی العلم الذی عند دار بفتح عین و لا الریۃ

عیدگاہ زمانہ اقدس میں کف دست میدان تھی۔ علمأ فرماتے ہیں کثیر بن الصلحت کا مکان بعد کو بنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موضوع علم کا پتا دینے کو اس کا نام لیا۔ ارشاد الساری میں ہے۔

الذار المذکورۃ بعد العھد النبوی و انما عرف المصلی با لشھرتھا علم

بمعنی نشان کے لئے وہاں یہی طریقہ معقول کہ روز عید لے جاتے۔ پھر واپس جاتے ہوں اس تقدیر پر یہ صورت عیدین کا خاص جزئیہ ہے۔

وتفصیل المسئلہ فی فتاوانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ نفس علم کا حکم ہے ہاں جہاں اس سے کوئی محذور شرعی ہوتا ہو مثلاً جن بلاد میں محرم کے علم رائج ہیں۔ عوام اسے ان سے ان کے جواز پر استدلال کریں اور فرق سمجھانے کی ضرورت پڑے وہاں اس سے احتراز ہی کیا جائے کہ کوئی امر ضروری نہیں اور احتمال وفتنہ وفساد عقیدہ ہے نہ ہر ایک کو سمجھا سکیں گے اور نہ ہر ایک کو سمجھانے سے سمجھے گا تو ایسی بات کرنی کیا ضرورت حدیث میں ارشاد ہوا **ایاک و ما یعتذر منہ** واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز پڑھنا اس مسجد میں جس میں قبر واقع ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر قبر ایک جانب کو مسجد سے خارج ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب:

قبر اگر مسجد سے خارج ایک جانب کو واقع ہے تو جواز نماز میں کچھ شبہ نہیں۔

قال فی البحر الرائق و ذکر فی الفتاوی اذا غسل مرضا من الحمام لیس فیہ تمثال لا باس بہ وکذافی المقبرۃ اذا کان فیھا موضع اعد للصلوٰۃ ولیس فیہ قبر ولا نجاسۃ انتھی ومثلہ فی ملنیۃ المصلی وغنیہ المبتدی قلت فانا کان موضع فی المقبرۃ اعدللصلوٰۃ احاطت بہ القبور لم یکن بالصلوٰۃ بہ با لس فماظنک بالمسجد الذی بجنبہ قبر

خارج عن جلداره واقع عن یمینه اویسا ره انه الا ولٰی بالجوازو اجد ار

اور اگر داخل مسجد ہے تو نماز اس کے اوپر پڑھنا مکروہ ہے۔

قال الشیخ السید محمد امین الشھیر بابن العابدین فی ردالمختار وعلی الدر المختار تکرہ الصلوٰۃعلی القبر والی القبر لورودالنھی عن ذلک انتھیٰ

اوران کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنا چھوٹی مسجدوں میں مطلقاً مکروہ ہے اور مسجد کبیر اور صحرا میں اگر قبر عین مسجد کی جگہ واقع ہو مکروہ ہے ورنہ نہیں

قال فی الفتاوی الھندیة الشھیر ۃ بالفتاوی الغالمکیریة ان کان بینه وبین القبر المقدار مالو کان فی الصلوٰۃ ویمرانسان لا یکرہ فھھنا ایضا لایکرہ وکذافی التاتار خانیة انتھی قال الشیخ الامام المفتی علاؤ الدین محمد بن علی بن محمد علی بن عبدالرحمن بن محمد الحصکفی الدمشقی فی الدار المختار شرح تنویر الابصار ولا یفسدھا مر درمارفی السحراء اوبمسجد کبیر بموضع سجودہ فی الاصح اومرورہ بین یدیه الیٰ حائط القبلة فی بیت و مسجد صغیر فانه کبقعة واحدۃ وان اثم المار انتھی ملتفطا

اور بعض ائمہ کے نزدیک مطلقاً سجود کا اعتبار ہے صحرا ہو یا مسجد صغیرہ ہو یا کبیر

قال امام احمد بن محمد الحطیب العسطانی فی الرشاد الساری لشرح صحیح البخاری فالبیضاوی لما کانت الیھودو النصاریٰ یسجدون لقبور الانبیأ تعظیما لشانھم ویجعلو نھا قبلة یتوجھون فی الصلوٰۃ نحوھا واتخذوھا اوثانا لعنھم النبی (ﷺ) ومنع المسلمین عن ذلک مامن اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد االتبرک بالقبور منه لا تعظیم ولا للتوجه الیه فلا یدخل فی الوعید المذکور انتھیٰ وقال الشیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد الله المحدث الدھلوی البخاری فی شرح المشکوٰۃ عن بعض الائمة واھا اتخاذ مسجد لحوار بنی اوعبد صالح والصلوٰۃ فیه عند قبرہ لاتعظیمه اوالتوجه نحوالقبر بل لحصول مددمنه ولتکمیل العبادۃ ببرکة مجاورۃ ببرکة مجاورۃ ارواحھم الطاھرۃ فلا حج فی ذلک انتھیٰ

بقول مرزا جناب اسماعیل و مرقد حضرت ہاجرہ عین حطیم میں واقع ہے۔ معہذا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بامر جناب رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ اس میں نماز پڑھی اور آپ نے اس نماز کو قائم مقام الصلوٰۃ فی الکعبہ کے قرار دیا۔

روای الامام ابوداؤد و سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر السحستانی والحافظ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی ولفظ لابی عیسیٰ قال حدثنیٰ فتلیة فذکر باسنادہ عن عائشه قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیه فاخذ رسول الله (ﷺ) بیدی فادخلنی الحجران اردت دخول البیت فانما ھو قطعة من البیت الحدیث قال

ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح قال العلامة مجد الذین محمد بن یعقوب الشیرای الفیروز آبادی فی القاموس الحجر بالکسر ماهواه الحطیم المدار بالکعبة شروها الله من جانب الشمال انتهی بالالتقاط قال الامام الحصکفی فی الدار المفتار وبه قبر اسماعیل وهاجر انتهیٰ وقال ابن درید فی الحجرة فیه قبرها وانبها اسماعیل علی نبینا وعلیه الصلوٰة فالسلام انتهیٰ کذاقالالقاضی الامام ابو محمد بدر الدین شیخ الاسلام محمود بن احمد یعلنی فی الینایة حاشیة الهدایة والعلم عند ربی منه البدایه والیه النهایه .

لاشک فی صحت جواز الصلوٰة — الجواب الجواب

العبد المذنب احمد رضا

علی ما صح به المجیب المصیب — محمد نقی علی عفی عنه

علیٰ ماصرح به المجیب المصیب — عفی عنه بحمد المصطفیٰ (ﷺ)

محمد یعقوب علی — اجاد المجیب وافاد — اصاب من اجاب

عفی عنه — صدیقے — محمد سلطان حسن عفاالله عنه

محمد احسن الصدیقی — محمد نقی عفی عنه

محمد احسن الصدیقی — احمد رضا خان عفی عنه

مسئلہ ۳۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اوام فیضہم المولی العلام ان مسائل میں بینوا توجروا؟

الجواب:

(۱) ایک صاحب مسمّی مولوی اشرف علی ساکن قصبہ تلہر ضلع شاہجہان پوردوسرے صاحب حکیم عبداللہ مقیم تلہر ہیں۔حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برانہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیے تھا کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد مسلمانوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بتایا۔کیا حکیم صاحب کا یہ بیان سراسر غلط نہیں۔کیا انہوں نے حضرت سیدالشہدا رضی اللہ عنہ کی شان ارفع واعلی میں گستاخی نہ کی۔اور کذب بیانی نہ دی۔کیا مصافحہ سے دست کشی وانکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سیۂ ہے اوران کا یہ فعل وہابیہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسہ مولوی یٰسین واقع بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ بدمذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستورالعمل درس تعلیم کی پابندی کرکے درس دیا چہ جائے کہ علم غیب حبیب خدا سید ہردوسرا علیہ افضل التحیۃ والثناء میں وہابیانہ خیال مغویانہ قیل وقال ہے۔

جوکوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نورکو روز ازل سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کلیہ وجزیہ محیط جانے اوران کے واسطے ماکان ومایکون کا علم مانے اورقائل علوم غیب خمسہ ہووہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مفسل وضال قابل عتاب ونکال۔

اکابر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالی کی شان میں جن کی مدح وستائش میں مفتیان علام اور علمائے ذی الاحترام حرمین طیبین وروم وشام وغیرہم مبالغہ فرمائیں اوران کو پیشوا وسردار علمائے اہلسنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ وناشائستہ کلمات زبان پر لائیں۔

ان صاحب کے تمام اوصاف میں باستثنائے مدرسی مدرسہ مذکورہ حکیم صاحب مذکورہ بھی شریک وہم خیال۔یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند ومولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی اشرف علی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے ہیں اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بدمذہب نہیں کیا ان کے ساتھ (ان احادیث واقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاوئ الحرمین میں طبع ممبئی میں مذکور ہیں۔

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ایاکم و ایاھم لایضلونکم ولا یفتونکم

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا ان لوگوں سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

ولا بی داؤد عن ابن عمر رضی ا للہ عنھما عن النبی (ﷺ) وان مردو افلا تعود وھم وان ماتو افلا تشھد وھم

ابوداؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے نبی (ﷺ) نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

زاد بن ماجة عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) وان یقتسمو ھم فلا تسلموا علیھم

ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ عنہ اس قدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند العقیلی عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) لا تجا لسوھم وتشاربوھم ولاتواکلوھم ولا تنا کحوھم۔

عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی (ﷺ) نے فرمایا انکے ساتھ نہ بیٹھو۔ساتھ پانی نہ پیو۔ساتھ کھاؤ نہ شادی بیاہت کرو۔

زاد ابن حبان رضی ا للہ تعالیٰ عنہ لا تصلوا معھم۔

ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللد یلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) انی بری منھم وھم براء منی جھادھم کجھاد ا لترک والد یلم ۔

دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں۔ وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جہاد کفران ترک ودیلم پر۔

ولا بن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) اذا رایتم صاحب بدعة فاکفر روا فی وجھة فان اللہ یبغض کل مبتد ع ولایجوزاحد منھم علیٰ صراط لکن یتنافتون فی النار مثل الجراد والذ با ب.

ابن عساکر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی (ﷺ) فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔

والطبرانی وغیرہ عن عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ عن النبی (ﷺ) من وتر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام

جوکسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

وله فى الكبير ولا بى نعيم فى الحلية عن معاذ رضى الله عنه عن النبى (ﷺ) من مشى الىٰ صاحب بدعة ليوقره فقد اعان علىٰ هدم الاسلام وغيره من الاحاديث .

نیز طبرانی معجم کبیر ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں جوکسی بدمذہب کی طرح اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔

قال العلماء فى كتب العقاد كشرع المقاصد وغيره ان حكم المبتدع البعض والاهانة والردوالطرد

علماء کتب عقائد مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اس ذلت کو دنیا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا۔

وفى غنية الطالبين قال فضيل بن عياض من اجب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الايمان من قبله واذا علم الله عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت الله تعالىٰ ان يغفر ذنوبه وان قل علمه واذرايت مبتدعا فى طريق فخذ طريقا اخرا.

غنی الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جوکسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اگرچہ اسکے عمل تھوڑے ہوں جوکسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔

(۳) جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اس قدر برائی بیان فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں۔علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر سے دیکھتے ہوں خواہ باعث علم یا بجہت پیری مریدی یا بخیال تو انگری وغیرہ وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان کو دخول مسجد سے حتی الوسع روکے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے جو شخص ان مولوی صاحب وحکیم صاحب کے خیالات باطلہ وحالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنانے اور ان کے پیچھے نماز پڑھے، کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کہ وہ زبان کار اور انہیں مفسدین فی الدین میں سے نہیں اور وہ نماز اسکی باطل ومردود نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین کو یہ دونوں پیشوا جانتے ہیں ان کے بارے میں مفتیان وعلمائے مکہ مکرمہ ومدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیسا کہ فتاویٰ حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان هولاء العراق الوقعين فى السوال غلام احمد القاديانى و رشيد احمد ومن تبعة كخيل احمد الانبهتى واشر فعلى وغيرهم لا شبهة فى كفر هم بلا مجال بلا لا شبهة فى كفر من شك فى كفر هم بحال من الاحول .

بے شک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں شبہ نہیں اور نہ شک مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں شبہ نہیں اسی میں ہے۔

اظهر فضائحهم القبيحة فى معتمد المستند فلم يبق من نتجائهم الفاسدة فيه الاوزار يقها فليكن

من التمسک بتلک العجالة السنية تظفر فی بیان الردعلیهم بکل واضحة دامغة حلیلة لاسیما المتصدی لحل رایة هذه الفرفة المارقة التی تدعی بالوهابیه ومنهم مدعی النبوة غلام احمد القادیانی والمارقة لاخر المنقض لشان الالوهیة والرسالة قاسم النانوتوی و رشید احمد الگنگوهی وخلیل احمد الانبهتی واشرف علی التانوی ومن خذا حذوهم انتهی بقدر الضرورة.

مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں۔پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک ایک بھی بغیر پوچ لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر روشن وسرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصا جو اس گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت ورسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوں ورشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبھٹی اور اشرف علی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اسی میں ہے۔

وبالجملة هو لاء الطائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیة والدرر والغرر والفتاویٰ الخیریه والانهر والدر المختار وغیرها من معتمدات الاسفار فی مثل هولاء الکفار من شک فی کفره وعذابه فقد کفر اوقال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة اسلام ادرقف فیهم اوشک اھ وقال فی البحر الرائق وغیره من حسن کلام اهل الاهواء اوقال معنوی اوکلامه معنی صحیح ان کان ذالک کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر التفق علیه بین ائمتنا الاعلام من تلقط بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنه او رضی به یکفر اھ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمعیلیہ نذیریہ۔امیریہ، قاسمیہ۔مرزائیہ۔رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں۔باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک بزازیہ اور درروغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کے کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اسے کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے۔یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے۔فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور اس بات کو اچھا جانے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔انتہی۔
تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ ومطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی وامیر احمد سہوانی وامیر حسن سہوانی وقاسم نانوتوی ومرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین وتبعین وپیروان ومدح خوں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانا۔

والعیاذ بالله الکریم وهو یهدی من یشاء الی صراط مستقیم .

ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا، لہٰذا ان گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ ومردودہ جن پر حکم فسق وکفر کو لگایا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر الزام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہو جو صاحب ان فرق باطلہ عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین وحسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں۔
(۴) ایسے نازک وقت میں کہ چہارم طرف سے دین اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور بیچ کنان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں ۔کیا علمائے اہلسنت پر

واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آ کر تحریراً تقریراً احیائے سنت وامانت بدعت ونصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت وخاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحاصل الدعی لی علی التالیف فی ذلک وان کنت قاصرا عن حقائق ماھنالک مااخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیره انه (ﷺ) قال اذا اظهرت الفتن اوقال البدع وسب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لمیفعل ذلک فعلیه لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه صرفا.

امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث وسبب اگرچہ میرے ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے۔ وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ابن کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا۔ اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں آ کر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذاء دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں

واکل نحوثوم ویمنع منه وکذاکل مرذو لو بلسانه.

یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثلاً کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ ردالمختار میں تحت

قول واکمل نحو ثوم فرمایا ای کبصل و نحو فماله رائحة کریهة للهدیت الصحیح فی النهی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرح علیٰ صحیح البخاری قلت علة النهی اذی الملئکة واذالمسلمین .

یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی کتاب میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذائے مسلمانان ہے۔

والحمد لله رب العلمین وافضل الصلوة واکمل التسلیمات علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اله وصحبه ومن تبعهم اجمعین .

فقیر محمد ضیاءالدین المکی بابی المساکین۔

الجواب:

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علیٰ من لانبی بعده واله وصحبه المکرمین عنده وسائر المسلمین المتبعین سعده فاضل ......سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب المجیب کا سوال خود ہی جواب وحق وصواب ہے۔ **فماذا بعد**

الحق الاالضلال ہمیں زید وعمر کی شخصیت سے کام نہیں، احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کسے باشندے خاک بود یا جیسے باشندہ اسی عوام کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرور نہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق وہ مستحق ولائق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل .

(۱) یزید پلید علیہ مایستحقہ من العزیز المجید قطعا یقینا باجماع اہل سنت فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا اس قدر پر ائمہ اہل سنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا امام بن حنبل رضی اللہ عنہ اوران کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اورا س آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں۔

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک

لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم

کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا حرمین طیبین وخود کو کعبہ معظمہ وروضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں۔ مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی (ﷺ) بے اذان ونماز رہی۔ مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابی وتابعین بے گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے غلاف شریف پھاڑا اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں۔ رسول اللہ (ﷺ) کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفیٰ (ﷺ) کے گود کے پالے ہوئے تن نازنیں پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے کہ تمام استخوان مبارک چور ہوگئے۔ سرانور کہ محمد (ﷺ) کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزے پر چڑھایا اور منزلوں پر پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا۔ ملعون ہے وہ جوان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحۃً اس پر لعنھم اللہ فرمایا لہٰذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ لعن وتکفیر سے احتیاطاً سکوت کی اس سے فسق وفجور متواتر ہیں۔ کفر متواتر نہیں اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ بقولہ تعالیٰ فسوف یلوم غیا الا من تاب اور توبہ تا دم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے مگر اس کے فسق وفجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات اہل سنت کے خلاف ہے اور ضلالت وبددینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم (ﷺ) کا شمہ ہوا۔

وسیعلمھم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون .

شک نہیں کہ اس کا قائل ناصبی مردود اور اہل سنت کا عدو وعنود ہے ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اس قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ توان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا وعلی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء (ﷺ) کا دل دکھا چکا ہے۔ اللہ واحد وقہار کو ایذا دے چکا ہے۔

والذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیم مھینا .ان الذین یوذون اللہ ورسولہ

لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ ودعولھم عذاب مھینا . واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو ضم قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی کیا بحث کسی مدرسہ خلاف کی نوکری یا علم

ماکان ومایکون یا غیوب خمسه

میں کلام یا علمائے اہل سنت کو سب دوشنام تفاصیل رکھتے ہیں جن کی اصلا حاجت نہیں جب علماء حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتکریما نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار مرتدین ہیں اور یہ کہ

من شک فی کفره وعذابه فقد کفر

جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان پیشوا اور سرتاج اہل سنت جاننا بلاشبہ جوایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بدمذہب نہیں قطعا کافر ومرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے منقول ہوئیں مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اسے بغض اس کی اہانت اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام وہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اسے کے لئے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر **والعیاذ باللہ رب العلمین واللہ تعالیٰ اعلم .**

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوی سے کافر ومرتد ہیں تو مسجد میں تو ان کا کیا حق حدیث ابن حبان مذکور فتاویٰ الحرمین میں ہے **لاتصلو امعهم** ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز نہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کے غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام نبی (ﷺ) فرماتے ہیں۔ **من قطع صفا قطعه الله** جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جوان کے منع پر بلا فتنہ وفساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے کہ مسلمانوں کو نرمی و تفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تاقدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا کہ **قلنا لهم کونوا قردة خاسئین** ۔ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کردیئے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جوان کے خیالات وحالات وہ بھی ان کے انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ومرتد ہے کہ **من شک فی کفر ہ وعذابه فقد کفر** اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال وسوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جوان احکام ضروریات اسلام یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط وعالمگیری میں ہے۔

رجل قال آنها که علی آموزند داستان هاا ست که می آموزند اوقال من علم حلیه رامنکر م هذا کله کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴، ۵) بلاشبہ علمائے اہل سنت پر اعانت سنت واہانت بدعت تحریراً وتقریراً بقدر قدرت فرض اہم واعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگر چہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصا وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلانا اور اضلال اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث وروایات کہ سائل فاضل نے ذکر کیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں

محمدی سنی حنفی قادری

مسئلہ ۴۳:

مفتیان کرام وفقہائے ذوی الاحترام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے۔ زید کہتا کہ جلد قربانی وعقیقہ مسجد ومدرسہ سے صرف میں آسکتی ہے۔ بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے۔ وہ خرچ کرسکتا ہے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الٰہی نے فرمادی۔ **انما الصدقات للفقراء آلایہ** سورۂ توبہ اور حکم باری تعالیٰ ہے

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الیٰ اللہ والرسول .

بہذا کلام ربانی کی طرف رجوع کی گئی نیز بکر کا بیان ہے کہ برتقدیر صحت قول زید اس کا ماخذ کہاں ہے امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارت فرمائی جائے۔

الجواب:

بے شک ہر منازعت میں اللہ ورسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلاواسطہ رجوع کی لیاقت کہاں یہیں دیکھئے۔ آیہ کریمہ صدقات سے زکوۃ مراد کہ اس میں ارشاد ہوتا ہے۔ **والعلمین علیھا** اور بکر نے اسے قربانی وعقیقہ کو شامل کردیا۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے **فکلوا منھا** اس میں سے خود کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی کہ **انما الصدقات للفقراء الایہ** بھی نہ سمجھا کہ عوام تک قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ رو ہر کار تقرب اس میں روا۔ ولہذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنزالدقائق میں فرمایا۔ **لانہ قربۃ کالتصدق** ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کی تو اس کا ارشاد پایا **کلوا منھا واطعموا الباس الفقیر** خود اس میں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ۔ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدیق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے رسول اللہ (ﷺ) کی طرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا **فکلوا وادخروا وتجروا** خود کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کا کام کرو **راواہ ابوداؤد عن نبشیۃ الھذا الیٰ رضی اللہ عنہ** مسجد ومدرسہ دینیہ اہل سنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام اور اس **واتجروا** کے حکم میں داخل۔ ہاں اگر کوئی شخص اس کی جلد اپنے صرف میں لانے کی نیت سے روپوں پیسوں کو بیچے تو بے شک قیمت اس کے حق میں فضول ہوگی۔

لانہ خرج من لتمول کما نصوا علیہ وفی حدیث المستدرک من باع جلد الضحیہ

وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں دے **فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب** بلکہ فقراء پر تصدق کرے **کما ھو حکم المال الخبیث** اور اگر نہ اپنے لئے بلکہ مدرسہ یا کسی فقیر کو دینے کے لئے روپوں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متولی مسجد ہو وکیل بہر صورت جائز ہے اور وہ مدام مدرسہ ومسجد میں صرف ہوسکتے ہیں کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب

و قدمو عن التبین انہ قربۃ کالتصدق وتمام تحقیقہ فی رسالتنا الصافیۃ حکم جلود الاضحیفۃ .

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

محمدی سنی حنفی قادری

استفتاء

علمائے دین متین ووارثان حضور سید المرسلین (ﷺ) کا مسائل ذیل میں کیا ارشاد ہے۔ بینوا توجروا۔

(۱) ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم (ﷺ) نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بناء پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے اور غسل اور اظہار فرح وسرور کرتے ہیں۔ شرع مطہرہ اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں۔

(۲) قوال جس طریقے سے گایا کرتے ہیں اسی طریقے سے اگر وہ کوئی غزل وغیرہ حمد ونعت یا مدحت بزرگان دین گائیں اور کسی مزامیر کا استعمال نہ کریں تو اس کے سننے میں کسی قسم کی قباحت شرعی ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

المستفتی

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت۔

جواب سوال اول :

یہ محض بے اصل ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

جواب سوال دوم:

کوئی قباحت نہیں جبکہ قوال نہ مرد ہو نہ عورت نہ سننے والی عورات نہ اور کسی طرف منکر حالاً یا مآلاً موجود متوقع۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی (ﷺ)

مسئلہ ۳۴:

از میرٹھ کمبوہ دروازہ کارخانہ داروغہ یاد الٰہی صاحب مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ کرتوں اور صدریوں میں چاندی کے بوتام مع زنجیر لگاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد فارغ التحصیل کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ (ﷺ) نے کرتے شریف میں قریب گریبان چاندی کا پتر لگایا ہے۔ اس قیاس پر بوتام مع زنجیر لگانا جائز ہے بینوا توجروا۔

الجواب:

چاندی کے صرف بوتام ٹانکنے میں حرج نہیں کہ کتب فقیہہ میں سونے کی گھنڈیوں کی اجازت مصرح فی الدر المختار

عن التتار خانیة عن السیر الکبیر لاباس باذرار الدیباج و الذهب

اور گھنڈی اور بوتام ایک چیز ہے صرف صورت کا فرق ہے۔ اور جب جائز تو چاندی بدرجہ اولٰی جائز مگر یہ چاندی کی زنجیریں کہ بوتاموں کے ساتھ لگائی جاتی ہیں سخت محل نظر ہیں کلمات ائمہ سے جب تک ان کے جواز کی دلیل واضح کہ آفتاب روشن کی طرح ظاہر وجلی نہ ملے حکم وجواز دینا محض جرات کہ چاندی سونے کے استعمال میں اصل حرمت ہے۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق دہلوی قدس، سرہ اشعۃ اللمعات شرع مطہر نے حکم تحریر فرما کر ان کی اباحت اصلیہ کو نسخ کر دیا تو اب ان میں اصل حرمت ہوگئی کہ جب تک کسی خاص چیز کی رخصت شرع سے واضح وآشکارا نہ ہو ہرگز اجازت نہ دی جائے بلکہ مطلق تحریم کے تحت داخل رہے گی۔ **هذا وجه وقول ثانیا** ظاہر ہے کہ ان زنجیروں کے اس طرح لگانے سے تزین مقصود ہوتا ہے بلکہ تزین ہی مقصود ہوتا ہے اور ایسے ہی تزین کو تحلی کہتے ہیں اور علمائے تصریح فرماتے ہیں مرد کو سوا انگوٹھی پیٹی اور تلوار کے سامنے مثل پرتلے وغیرہ کے چاندی سے کسی طرح تزن جائز نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے۔ **لا یتجلی الرجل بذهب وفضة الابخاتم ومنطقة وملیلة سیف منها**

غرر الافکار میں ہے۔

لورود آثار والرخصة منها فی هذه الاشیاء خاصته

رد المختار میں ہے

وقل ولا یتخلی ای یتزین

اور جب یہ زنجیریں ان مستثنیات سے خارج ہیں تو لاجرم حکم نہیں میں داخل ہیں۔ **وقول ثانیاً** اس طرح پر لگانا اگر حقیقۃً زنجیر پہننا نہیں تو پہننے سے

مشابہ ہے اور محرمات میں شبہ مثل یقین ہے فی ردالمختار

التعليق يشبه اللبس محرم ذالک لما علم ان لشبهة فی باب المحرمات ملحقه باليقين دملی

انصاف کیجئے تو یہ اس مسئلے کا گویہ صریح جزیہ ہے پھر علماً کی یہ تصریح ریشم کے بارے میں ہے جس کا صرف پس لیعنی اوڑھنا اور جس امر میں ان کی مشابہت ہو ممنوع ہے باقی طرق استعمال

فی الشرح الملتقی للعلانی لاتکره الصلاة علی سجادة من الابر الشيم لان الحرام هو اللبس اما الانتفاع بسائر الجوه فليس بحرام کما هو فی صلاة لجواهر واقره الفهستانی وغيره اھ نقلد العلام تان محشيا الدرش واقراه.

پھر کیا گمان ہے اشیائی فضہ کے باب میں جن کا صور معدودہ کے سوا استعمال مطلقاً ناروا۔ روالمختار میں ہے۔

الذی کله ففته يحرم استعماله بای وجه کان کما قد مناه ولو بالا مس بالجسد والذا حرم ايقاد العود فی مجرة الفقة والساعة وقدرة التباک التی يوضع فيها الماء وان کان لايمسها بيده ولا بفة لانه استعمال فيما صنعت له

الخ اور یہ خیال کہ اگر یہاں چار انگل کے عرض تک چاندی کا کام ہوتا جائز ہوتا کہ تابع تھا اسی کی جگہ زنجیریں ہیں انہیں بھی تابع ٹھہرا کر مباح ماننا چاہیے محض خیال محال ہے کام اور زنجیروں میں فرق بدیہی ہے۔ علماء تصیح فرماتے ہیں کہ مذہب صحیح میں مرد کو ریشمی کمر بند ناروا ہے کہ وہ پاجامہ کا تابع نہیں بلکہ مستقل جداگانہ چیز ہے درمختار میں ہے

تکره التمکمة منه ای من الديباج وهو الصحيح.

حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے۔ **هو الصحيح لانها مستقلة** جب کمر بند یا آنکہ پاجامہ کی غرض بے اس کے تمام نہیں ہوتی مستقل قرار پایا تو یہ زنجیریں جن کے کپڑے کو کچھ علاقہ نہیں نہ اس کی غرض ان پر موقوف کیونکر تابع ٹھہر سکتی ہیں اور اگر بالفرض کام کی جگہ لگایا جانا پتر کو بھی کام کے حکم میں کردے تو لازم کو چاندی کے کنگن توڑے۔ چھپا کلی جھومر وغیرہ زیور بھی جائز ہوں جبکہ وہ آستینوں گریبان ٹوپی وغیرہ میں کام کے قائم مقام ٹانکے جائیں بلکہ واجب کہ وہ زنجیریں اور یہ سب گہنے سونے کے بھی حلال ہوں کہ تابع قلیل ذہب وفضہ دونوں روا ردالمختار میں ہے

يويد عدم الفرق مامرمن ابا حع الثوب المنسوخ من ذهب اربعة اصابع .

الخ غرض کوئی وجہ ان زنجیروں کے جواز کی نظر نہیں آتی اور جب تک کلمات ائمہ سے اجازت نہ ثابت حکم ممانعت ہے لما بینا رہی وہ حدیث کہ حضور اقدس (ﷺ) نے قریب گریبان مبارک چاندی کا پتر لگایا فقیر کو کسی کتاب سے یاد نہیں نہ عادات بلاد اس کی مساعدت کریں کے گریبانوں میں چاندی کے پتر لگائے جاتے ہوں۔ ہاں یہ بے شک حدیث میں آیا ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور (ﷺ) نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔

کما فی حديث اسماء بنت الصديق رضی الله عنهما اخرجه الائمه احمد فی المسندو البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحيحه و ابودائود فی السنن .

سوا اس کے جواز میں کسے کلام ہے خواہ ریشم کا کام ہو یا گوٹ سناف جبکہ بوٹی یا ٹکڑا چار انگل عرض سے زائد نہ ہو پتر کی حدیث کا پتہ دینا ذمہ مدعی ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ کس مرتبے کی حدیث ہے اور اس کا مطلب کیا اور اس مدعی کو تمسک کہاں تک روا۔ سیدین علامتین طحطاوی وشامی حوارش درد میں فرمایا ہیں۔

الوره عن الشارع (ﷺ) انه ليس الحبة المکفوفة بحرير ليس فيه ذکر فضه اولاذهب والله سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم ط

حصہ سوئم

سوال نمبر ۱ :

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر کی طرف نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی کرنا یا پھول وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

قبر پر نماز پڑھنا حرام ہے۔ قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام، قبروں پر مسجد بنانا یا زیارت وغیرہ کرنا حرام۔ ردالمختار میں ہے تکرہ اصلاۃ علیہ والیہ لور دوالنھی مسجد میں کوئی قبر آ جائے تو اس کے چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ پاؤ گز رہو قائم کر کے اس پر چھت بنائیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پر نہ ہوگا بلکہ اس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی اس کی دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۲ :

ہمارے دینی پیشوا مقتداء کیا فرماتے ہیں آب گرم کھٹملوں وغیرہ موذی چیزوں کو مارنا احراق بالنار ہے یا نہیں؟

الجواب:

اگر اور طریقہ دفع آسان ہو تو بہتر ورنہ گرم پانی ڈالنا مضائقہ نہیں رکھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳:

ہمارے دینی پیشوا اور مذہبی مقتدا کیا حکم فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں کفار سے مدد چاہنا یا ان کی مدد کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

کار دینی میں کفار سے مدد چاہنا منع ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں انا لا نستعین بمشرک رہا بے طلب مسلمانان ان کا مدد کرنا اگر اس میں وہ اپنا احسان سمجھے اور بطور استعمال دے تو لینا جائز نہیں اور اگر نیازمندانہ بطور خدمت پیش کرے تو احتراز اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٤:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلے میں کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں مثل لکھنو پٹنہ عظیم آباد اکثر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجا نہیں کرتے بلکہ صرف پانی پر کفایت کرتے ہیں آیا ان کا پاجامہ یا تہبند نجس ہوتا ہے یا نہیں۔ بر تقدیر نجاست نماز صحیح ہوتی ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت میں کوئی خرابی لازم آتی ہے یا نہیں اور بعض آدمیوں کا بیان ہے کہ پانی لینے سے قطرہ رک جاتا ہے کہ صرف ان کا خیال ہی خیال ہے یا واقعی امر ہے؟

الجواب:

کلوخ وآب میں جمع افضل ہے۔ نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ جامع ہے۔ پھر تنہا کلوخ۔ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا۔ نماز وامامت میں کوئی حرج نہیں۔ والمسائل فی الحیلۃ وردالمختار وغیرھم اپانی خصوصا سرد اکثر امزج میں بوجہ تکثیف ضرور انسداد قطرہ پر معین ہوتا ہے۔ حدیث میں خروج مذی پر غسل مذاکیر کے حکم کو علماء نے اسی حکمت پر محمول کیا ہے کما افادہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الاثار اور مجال برودت مثانہ نزول قطرہ کا اور موئید ہوتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ آج کل جو عام رواج ہو رہا ہے کہ عورتیں اپنے نامحرم کے سامنے ہونے میں کچھ باک نہیں رکھتیں۔حجاب نہیں کرتیں جیسے چچازاد، خالہ زاد، ماموں زاد بھائی یا دیور وغیرہ بلکہ جو دور کا ذرا بھی رشتہ قرابت رکھتا ہے یا سر سے دوپٹہ کھسکا ہے یا دوپٹہ ایسا باریک ہے کہ سر کے بال اور لٹکی ہوئی چوٹی تک چمکتی ہے یا کرتا ایسا باریک ہے کہ اندر کا جسم ظاہر ہوتا ہے اس کے گھر والے اور شوہر منع نہیں کرتے بلکہ اگر عورت نے شوہر کے کسی ادنیٰ قرابت دار سے بھی پردہ کیا تو اس پر شوہر وغیرہ کا سخت عتاب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایسے مردوں کو امام بنانا کیسا اور ان کے شوہروں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:

عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اسکے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ چمکے تو بالاجماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقدرت بندوبست نہ کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ اور اگر تمام بدن پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے ممانعت پر ہے اور یہ امر شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز انسب کہ صدقتہ اہم واجبات شرعیہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٦:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معمر قریب ہفتاد سال مریض رعشہ کہ تنہا سفر کے قابل نہیں کبھی اپنے زمانہ صحت وشباب میں اتنے مال کا مالک نہ ہوا کہ اس پر حج فرض ہوتا۔اب کہ حالت یہ ہے اس نے مکان وغیرہ بیچا اور پانچ سو روپے اس کے پاس ہو گئے یہی اس کا کل سرمایہ ہے بوجہ ضعف وامراض دوسرے شہر میں جہاں اس کے اعزہ میں سکونت کرنا اور وہاں مکان خریدنا چاہتا ہے اس صورت میں اس پر خود حج کرنا یا روپیہ دے کر حج بدل کروانا واجب ہے یا نہیں بینوا روجروا۔

الجواب:

صورت مستفسرہ میں زید پر حج بدل اصلاً واجب نہیں۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب مصحح ظاہر الروایہ میں تو ایسی تندرستی جو اس سفر مبارک کے قابل ہر شرط وجواب ہے کہ بغیر اس کے حج سرے سے واجب نہیں ہوتا اور صاحبین رضی اللہ عنہ کے مذہب مصحح میں اگر چہ شرط وجوب ادا ہے کہ وہ نہ ہو تو خود جانا لازم نہیں۔ مگر اپنے عوض اپنے روپیہ سے اپنی حیات میں یا بعد موت حج کرانا واجب ہے مگر مال جملہ حاجات سے فاضل جانے آنے کے قابل با تفاق فقہائے کرام شرط وجوب ہے کہ بے اس کے حج واجب ہی نہیں ہوتا اور مکان حاجات اصلیہ سے ہے اس کی خریداری یا بنانے کے بعد اس زمانہ میں کہ اب مصارف حج بہت قریب گزرے ہوئے۔ زمانہ سے تقریباً دو چند ہو گئے۔ اتنا بچنا کہ اس کے حج کے جانے آنے رہنے کے بھی تمام مصارف ہوں اور زید کے لئے اس حالت میں کہ نہ اور مال اور نہ کسب پر قدرت کچھ ذریعہ معاش بچ بھی رہے۔ معقول نہیں لہٰذا با تفاق وحی التنزل صاحب مذہب رضی اللہ عنہ کے مذہب صحیح ومرجح پر بلاشبہ حج کرانا بھی واجب نہیں۔ خود حج کو جانا تو بالاجماع اصلاً صورت وجوب نہیں رکھتا . لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا تنویر الابصار ودرمختار میں ہے

الحج فرض علی مسلم مکلف صحیح البدن ای سالم عن الافات المانعة عن القیام بمالا بدمنه فی السھو فلا یجب علی مقعدو مفلوج شیخ کبیر لا یثبت علی اسحراحة بنفسه واعمی وان وجدقائد الابانفسھم والا بالنیابة فی ظاھر المذھب عن الامام وھوروایة وجوب الاجحاج علیھم وظاھر التحفة احتیار قولھملو کذا الا سبیحابی وقواہ فی الفتح وحکو فی اللبات اختلاف التصحیح و شرحه امن مشی علی الاول فی النھایة وقال فی البحر العمیق انه المذھب الصحیح وان الثانی محمد قاضی خان فی شرح الجامع واختارہ کثیر من المشائخ (۵) بصیرذی زادور احلة فضلا عمالا بدمنه ومنه المسکن ومرمته وکذالو کان عندہ مالو اشتری به مسکنار خاد

عمالامسکنار خاد مالا بدمنه ومنه المسکن ومرمته وکذالو کان عندہ مالو اشتری به مسکنار خاد

يبقى بعده ما يكفى للحج لا يلزمه خلا صه وحرر فى النهر انه يشتر ط بقاء راس مال لحرفة ان احتاجت لذلک والا لا اور اس المال يختلف باختلاف الناس بحرف المراد مايمكنه الا كستاب به قدر كفاية و كفاية عياله (ملتقطات والله تعالىٰ اعلم.

سوال نمبر ۷:

کیا فرماتے ہیں علمائے حنفیین اہل سنت وجماعت کثر اللہ تعالیٰ نصرہم وامدادہم مسئلہ ذیل میں کہ زید بحمد اللہ تعالیٰ کسی ضرورت دینی کا انکار بلکہ ایسے شخص کو بھی کافر ومرتد جانتا ہے باوجود اس کے اس کا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اگر چہ افضل الناس بعد الانبیاءؑ ہیں لیکن بحکم مامن عام الاوقد خص منہ البعض اس ناس سے حسنین رضی اللہ عنہ مستثنیٰ ہیں کیونکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بوجہ جزئیت کریمہ ایک افضل جزئی حضرات عالیہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رکھتے کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیاءؑ ابوبکر الصدیق کو عام مخصوص منہ البعض ٹھہرایا اور انہیں امیر المؤمنین مولیٰ علی سے افضل کہا یہ سب باطل اور خلاف اہل سنت ہے اس عقیدہ سے توبہ فرض ہے ورنہ وہ سنی نہیں اور اس کی دلیل محض مردود ذلیل اگر جزئیت افضلیت مرتبہ عند اللہ ہو لازم کہ آج کل کے بھی دارے میر صاحب اگر چہ کیسے ہی فسق وفجور میں مبتلا ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک امیر المؤمنین مولیٰ علی سے افضل واعلیٰ ہوں اور یہ نہ کہے مگر جاہل اجہل مجنوں یا ضال مضل مفتوں **قال الله تعالىٰ عزوجل قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون** ۔تم فرما دو کیا برابر ہوجائیں گے عالم اور بے علم اور فرماتا ہے۔**يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتو العلم** درجات اللہ بلند فرمائے گا تم میں سے مؤمنوں اور بالخصوص عالموں کے درجے تو عند اللہ فضل علم فضل نسب سے اشرف و اعظم ہے۔ یہ صاحب کہ عالم نہ ہوں اگر چہ صالح ہوں آج کل کے عالم سنی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعا نہیں پہنچتے نہ کہ ائمہ نہ کہ اصحابہ نہ کہ مولیٰ علی نہ کہ صدیق وفاروق رضی اللہ عنہم اجمعین ۔تنویر الابصار و در مختار میں ہے۔

للشارب للعالم ان يتقدم على الشيخ الجاهل ولو قرشياء قال تعالىٰ والذين اوتوا العلم درجات فالر افع هو الله فمن يضعه يضعه الله فى جهنم

فتاویٰ خیریہ امام خیر الدین رملی میں ہے

كونه قريشيا لا نبيح له التقدم على ذى العلم مع جهله از كتب العلم طافحة بتقدم العالم على القرشى ولم يفترق سبحنه وتعالىٰ بين القرشى الغير العالم والدليل علىٰ ذلک تقدم الصهرين على الختنين وان كان الختن اقرب نسبامنهم .

ولہذا رسول اللہ (ﷺ) نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا۔ **الحسن والحسين سيد الشباب اهل الجنة** کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کو شامل نہ ہو اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا وابوهما خير منهما حسن حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے

رواه ابن ماجة والحاكم عن ابن عمر والطبرانى فيالكبير عن قرة بن اياس بسند وعن مالک بن الحيويرث والحاكم وصححه عن ابن مسعود رضى الله عنهم

اور ارشاد ہوا

ابوبكر و عمر خيرا لعالين والاخرين و خير اهل السموات و خير اهل الارمنين الانبين والمرسلين ......

ابوبکر وعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں۔ سوا انبیأ مرسلین کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیم واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اہل سنت کہ زید نعوذ باللہ منہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا جانتا ہے سیدنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ افک کی تصدیق کرتا ہے نیز مجتہدین شیعہ حال کو تعظیم دیتا ہے اور ان سے مصافحہ کرکے چومتا ہے نیز عمرو سے اپنی شان میں یہ اشعار سنا کر کچھ نہ کہا۔

انتہائے انبیأ اولیا تم ہی تو ہو — تم محمد تم علی تم فاطمہ تم نورعین

طور پر موسیٰ حرب میں مصطفی تم ہی تو ہو — چاند کے ٹکڑے کئے تھے واں نبی کے روپ میں

تو زید کافر ومرتد ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

ضرور کافر ومرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کثرہم اللہ مسئلہ میں کہ امام نے آیت **یا ایھا الذین امنو اصلوا علیه وسلمو تسلیما** ۔ پڑھی۔ مقتدی کے منہ سے عادۃً صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا۔ نماز فاسد ہوئی یا نہیں اور **الھم صلی** منہ سے نکلا جانے سے درود شریف تمام کرنا فرض ہے یا نہیں۔ فاسد نفل کی قضا میں اور اس میں کیا فرق ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

اس میں جواب امام مقصود نہیں ہوتا بلکہ امتثال امر الٰہی لہٰذا فساد نماز نہیں۔ درود شریف ناقص چھوڑنا کسی عذر کے باعث تو اس کا اتمام لازم نہیں۔ وہ نوافل معدود ہیں جو شروع سے واجب ہو جاتے ہیں درمختار میں سات کہے۔ ہر نفل کا یہ حکم نہیں ہاں معاذ اللہ قصداً ناقص چھوڑنا مرض قلب سے ہوگا یہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۰ تا ۱۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین مسائل ذیل میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ اس کے وارث دو لڑکے ایک لڑکی بنام غلام رسول غلام علی، فاطمہ تھے۔ بعد غلام رسول غائب ہو گئے۔ ان کے لئے علیحدہ ان کا حصہ ان کے والد کی ملک سے تہیں کیا گیا۔ پھر غلام علی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے دو لڑکے ایک لڑکی ایک بی بی چھوڑی جن کے نام بنو میاں، غلام نبی، بی بی، اور عائشہ ہیں بچے نابالغ تھے ان کی والدہ عائشہ نے ان کی پرورش کی اور ملکیت نقدا اپنے شوہر کا تھا کسی کو معلوم نہ ہونے دیا اور مکان زیور وغیرہ سب مع غلام رسول صاحب کے حصہ کے اپنے قبضہ میں رکھا جب بچے بڑے ہوئے تو پہلے بی بی کی شادی کرادی۔ شادی میں ان کو مکان، زیور وغیرہ دیا اور روانہ کیا۔ پھر دو لڑکوں کی شادی کرادیں اور بقیہ مکانات وغیرہ ان کے لئے رکھا بعض مکانات وغیرہ کی انہوں نے آپس میں تقسیم کرلی۔ ان کے انتقال کے بعد اس کی اولادوں نے آپس میں پوری تقسیم کرلی اور جو مکان زیور وغیرہ اپنے اپنے حصہ میں آیا وہ بعض نے فروخت بھی کردیا تو اب دریافت طلب امور ہیں کہ:

نمبر۱: غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو حصہ کہ ان کو ملا ہے۔ ان میں سے غلام رسول کے لئے امانت نکالنا چاہئے یا نہیں۔ غلام رسول صاحب کے لڑکوں کا پتہ چلا تھا پھر وہ غائب ہو گئے وہ ان کے وارث قرار دیئے جائیں گے یا نہیں اگر قرار دیئے جائیں گے تو کب اور کب تک اگر ان کے لئے امانت رکھا جانے کا حکم ہے تو جو حصہ مکان زیور وغیرہ کہ ان کو ملتا مکان زیور ہی اندازہ کرکے ان کے لئے الگ کرکے امانت رکھا جائے یا اس کے دام۔ اس کے واسطے کہ بعضوں نے مکان، زیور وغیرہ بیچ دیئے ہیں بعضوں کے پاس ہیں۔ غرض امانت رکھے جانے کا اگر حکم ہے تو کس طرح کب تک کس کے لئے رکھا جائے اور کون رکھے کتنا رکھے۔

نمبر۲: عائشہ صاحبہ نے جو اپنی اولاد کی پرورش شادی وغیرہ میں خرچ کیا اور جو مکانات زیورات نقد وغیرہ وغیرہ ان کو شادی غیر شادی میں دیا۔ وہ ان کے ورثہ میں شمار ہوگا یا نہیں۔

نمبر۳: میت کے کسی وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ وہ اپنی مرضی خوشی دوسرے وارثوں کے ساتھ رہا تو اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا یا باقی رہے گا۔ اس وارث کے انتقال کے بعد اس کے وارثوں کو اس کا حصہ طلب کرنے کا حق ہے یا نہیں۔

نمبر۴: میت کے ایک وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ دوسرے وارثوں نے لے لیا۔ پھر ان وارثوں کے وارثوں میں تقسیم ہو گیا تو کیا ان کے لئے جائز ہو گیا۔ وہ اس طرح خیال کرسکتے ہیں کہ ہم کو تو ہمارے مورثوں سے ملا ہے ہمارے لئے حلال ہے چاہے ان کے پاس کس طرح آیا ہو۔ صورت مذکورہ میں غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو ان کے پاس ہے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

نمبر۵: کیا میت کا مال اسو کے رارثوں کے جائز ہو جاتا ہے۔

نمبر۶: غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد۔ ہر ایک اپنے طور پر علیحدہ جتنی قیمت کا اس کے حصہ زیور، گھر وغیرہ ہے وہ قیمت امانت رکھے یا اپنے اوپر قرض سمجھے اور جو اپنے پاس گھر وغیرہ ہے استعمال کرے تو اس کے لئے جائز ہے۔

الجواب:

جبکہ غلام کا مفقود ہونا انتقال مورث کے بعد ہے تو اس کے تمام متروکہ میں اپنے حصہ شرعیہ کا مالک ہولیا۔۔ بعد ملک اس کا غائب ہونا اس کی ملک زائل نہیں کرسکتا اس کا حصہ مکان، زیور، گھر ہر شے سے محفوظ رہنا لازم ہے جو چیز باقی رہنے کی ہے جیسے مکان وزیور اس میں بعینہ اس کا حصہ محفوظ رہنا ضروری ہے بیچ کردام کرنے کے اجازت نہیں اس میں سے جو کچھ عائشہ یا اس کی اولاد یا جس نے تلف کردیا۔ اس کا تاوان اس پر لازم ہے اگر عذاب آخرت سے نجات چاہیں اس کا معاوضہ پورا پورا اور جو کچھ مکان زیور وغیرہ باقی ہے اس کا حصہ سب غلام رسول کے لئے امانت رکھیں اس کے مفقود ہونے کے وقت اس کا مال اس کی طرف سے جس کے قبضہ میں تھا وہی اس کا امین ہوا اور اگر اس نے کسی کو امین نہیں کیا تھا تو جماعت مسلمین شہر اہل دین ودیانت وخدا ترسی کسی دیانتدار ہوشیار دیانت دار کو اس کا امین کریں۔ یہاں امانت اس وقت رہے کہ غلام رسول کی پیدائش کو ستر سال کامل گزر جائیں اور اس کا پتہ نہ ملے اس وقت اس کی موت کا حکم دے دیا جائے اور اس وقت جو اس کے وارث شرعی ہوں ان پر تقسیم کیا جائے اس کے بیٹوں کی مفقودی کا اس وقت لحاظ رکھا جائے گا۔

(۲) عائشہ نے جو اپنی نابالغ اولاد کی پرورش وشادی میں خرچ کیا۔ وہ اولاد کے حصوں سے محسوب ہوگا جبکہ خرچ بقدر معروف ہونہ اسراف اور عائشہ اپنے شوہر کی طرف سے ان پر وصی ہو یعنی غلام علی انکی نگہداشت اسے سپرد کر دیا گیا ہو اور اگر وصی نہ تھی یا خرچ زائد کیا تو وہ خود عائشہ کے حصہ پڑے گا۔

(۳) ترکہ کا حصہ نہ لینے سے ساقط نہیں ہوتا۔ اس کی اولاد دعویٰ کرسکتی ہے جبکہ جن کے قبضہ میں ہے انہیں اس کا متروکہ مورث ہونا تسلیم ہو۔

(۴) ترکہ میں جبکہ دوسرے کا حصہ یا اجنبی کا مال ہو تو وہ وارثوں کے لئے حلال نہیں ہوسکتا، یہ خیال کہ ہمیں تو مورث سے ملا ہے اس کے پاس کیسا ہی ہو ہمارے لئے حلال ہے، غلط وباطل ہے غلام رسول کا حصہ استعمال کرنا اولاد غلام علی پر حرام ہے۔

(۵) میت کا وہ ناجائز مال وارثوں کے لئے جائز ہوسکتا ہے جس کا حال کچھ معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم کہ فلاں چیز حرام ہے اور یہ کہ اتنی مقدار حرام تھی، نہ یہ کہ اس کا اصل مالک فلاں ہے ورنہ وہ شے اصل مقدار مال اصل مالک یا اس کہ ورثہ یا فقرائے مسلمین کو دینا فرض ہوتا ہے۔

(۶) کا جواب اوپر آگیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۶:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ بہت محتاج ہے اور ویران بظاہر کوئی حیلہ رزق نہیں رکھتی۔ اس کا بھائی زید مزدوری کرکے لاتا ہے اس میں دونوں گزر کر لیتے ہیں۔ ہندہ کے خسر نے بعد اپنی موت کے ایک مکان تقریباً ڈیڑھ سو گز وسعت کا چھوڑا جواب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ اس کے دو وارث ہوئے ہندہ کا شوہر اور دوسرا ہندہ کا جیٹھ۔ ہندہ کے جیٹھ نے اپنا حصہ اپنے لڑکے کو دے دیا۔ اب ہندہ کے شوہر کے حصہ پر قبضہ کرکے بیچنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں ہندہ کا کیا حق ہے۔ میں ہندہ کا کیا حق اس واسطے میرے بھائی کو غائب ہوئے تقریباً تیس برس ہوگئے غالبًا مرگیا ہوگا کیونکہ پانچ چھ برس سے اس کی خبر نہیں اور قانون کہتا ہے کہ تین برس بعد دعویٰ مہر نہیں چل سکتا اور وکیل کہتا ہے کہ دعویٰ مہر کرو تم کو ملے گا اور وکیل یہ رائے دیتا ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ چلے گا اس صورت میں کہ ہندہ کہے کہ میرے شوہر کے مرنے کی خبر تو نے آج دی ہے میں ابھی تک اپنے آپ کو بیوہ نہیں جانتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ وہ زندہ ہے اگر تم کہتے ہو کہ وہ مرگیا تو آج سے تین برس تک مجھے مہر طلب کرنے کا مجھ کو حق ہے۔ ہندہ کے عزیزوں میں سے کسی کو مہر کی تعداد یاد نہیں اس نکاح کو کم وبیش چالیس برس ہوگئے ہوں گے۔ ہندہ کو خوب یاد ہے کہ میرا مہر دوسو روپے کا تھا اور میں سنتی ہوں کہ میری والدہ اور پھوپھی کا مہر بھی دوسو روپے کا تھا اور اب میری بھتیجیوں اور میرے بھائیوں کا بھی دوسو روپے مہر ہے۔ اب ہندہ کے اقوال پر اس کا حق شرعی دلانے کے واسطے اہل محلہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مہر دوسو روپے تھا ان کے لئے کچہری میں اس کا واقعی حق دلانے کے واسطے یہ کہہ دینا جائز ہوگا یا نہیں کہ ہاں دوسو روپے تھا ان لوگوں کی گواہی پر اگر اس کا حق انشاء اللہ ملے گا تو اس کا رہنا اور موت بآسانی ہو جائے گی۔ کسی وقت ہندہ کے جیٹھ نے ہندہ کی خبر لی کہ وہ کس حالت میں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

ہندہ جبکہ دوسو روپے مہر بیان کرتی ہے اور اس وقت کا گواہ کوئی نہیں اور ثابت ہو کہ یہ اس کا خاندانی مہر مثل ہے تو وہ ضرور دوسو روپے دلائی جائے گی۔ گواہوں کی گواہی یہ جائز نہ ہوگی کہ ہمارے سامنے دوسو روپے مہر باندھا تھا بلکہ یہ گواہی دیں کہ اس کا مہر مثل دوسو روپے ہے یہی گواہی اس کی ڈگری کے لئے کافی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۷:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی۔ بوجہ اس کی بدچلنی کے ہندہ طلاق کے بعد عمرو کے پاس رہی اور ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے ہندہ کے ساتھ بعد گزرنے ایام عدت نکاح اور بعد نکاح عمرو کو اس بات کا علم ہوا کہ ہندہ کو مجھ سے حمل ہے آیا یہ نکاح جائز ہے اور یہ کہ بعد طلاق نکاح کے واسطے عدت کا زمانہ کیا ہے۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

طلاق کی عدت حیض والی کے لئے تین حیض ہیں کہ بعد طلاق شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور جسے ابھی حیض نہ آیا یا حیض کی عمر سے گزر چکی اس کے لئے تین مہینے اور حمل والی کے لئے وضع حمل۔ یہ احکام قرآن عظیم میں منصوص ہیں اور عمرو نے جو قبل عدت اس سے تعلق کیا اور حسب بیان سائل اس سے حمل رہ گیا تو کون سے ایام عدت تھے جو اسے گزارے۔ اس کی عدت تین حیض تھے اور حاملہ کو حیض آتا نہیں اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور ابھی وضع حمل ہوا نہیں۔ یہ نکاح فاسد ہوا۔ اس پر فرض ہے کہ عورت کو فوراً جدا کردے اور اظہار کیا جائے اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے دو برس کے اندر پیدا ہو تو شوہر کا ہی ہے اور اب وہ عدت سے نکلی اب اس سے نکاح ہو سکتا ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہو تو شوہر کا نہیں اور اب نکاح بہر حال جائز ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۸:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں شام پنج شنبہ کو ابر محیط تھا روایت نہ ہوئی مگر دوسرے دن چاند قدرے بڑا دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید کل کا ہو۔ جنتری میں اگرچہ عید اتوار کی لکھی مگر ساتھ ہی روایت کو مشکوک لکھ دیا۔ ایسی صورت میں شرعاً عید دوشنبہ کی ہونی چاہئے یا اتوار کی اور اگر عید و قربانی اتوار کو کرلیں تو درست ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

شرح مطہر میں روایت کا اعتبار ہے کہ خود یہیں دیکھا جائے یا دوسرے شہر پر شرعی شہادتیں گزریں۔ حدیث میں فرمایا **ان اللہ امدہ لرویتہ** خط یا تار یا عقلی قیاسوں یا دوسرے شہر کی حکایتوں کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں مثلاً کچھ لوگ آئے اور بیان کیا کہ وہاں فلاں دن کی عید ہے یا وہاں روایت ہوئی اس پر اصلاً لحاظ نہیں جب تک گواہان عادل شرعی خود اپنا دیکھنا بیان نہ کریں۔ درمختار میں ہے **لا اشھد و ابر و یتہ غیر ھم لانہ حکایۃ** جنتریوں کا مشکوک لکھنا تو آپ ہی مشکوک ومہمل ہے اگر وہ یقینی لکھیں جب بھی شرع میں اس کا اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے **لا عبرۃ بقول الموقتین ولو عد دلا علی المذھب** چاند کے بڑے ہونے پر بھی لحاظ ناجائز ہے۔ حدیث میں فرمایا

من اقتراب الساعۃ انتفاج الاھلۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

دوسری حدیث میں ہے

من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلا فیقال ھو المیلتین رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ہلال پھول ہوا نکلے لوگ کہیں کل کا ہے۔ پس ایسی صورت میں اتوار کی عید قربانی بالکل باطل وخلاف شرع ہے۔ عید کوئی دنیوی تقریب نہیں حکم الٰہی ہے جب تک مطابق شرع نہ ہو محض بیکار بلکہ گناہ ہے۔ بالفرض اگر چاند پنج شنبہ کو ہی ہوگیا جب بھی دوشنبہ کی نماز وقربانی بلاشبہ صحیح ہے اور جمعہ کو ہوا تو ایک شنبہ کی نماز وقربانی محض باطل تو ایسے امر میں پڑنا شرع وعقل دونوں کے خلاف ہے مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ شرع کے کام شرع کے طور پر کریں۔ اپنے خیالات کو دخل نہ دیں۔ **وباللہ التوفیق** . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۱۹:

نماز میں سرکار دو عالم (ﷺ) کی جناب میں خود عرض کرتا یا جواب حضور عرض کرنا مفسد نماز ہے یا نہیں؟

الجواب:

قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنو استجیبو اللہ وللرسول اذا دعاکم ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور اقدس (ﷺ) نے انہیں ندا فرمائی۔ انہوں نے بعد فراغ نماز آکر عرض کیا۔ فرمایا کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہی آیہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ذوالیدین کے قصہ میں ہے کہ حضور نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضور سے باتیں کیں جب سہو تحقیق ہوگیا باقی ماندہ نماز مع اصحاب ادا فرمائی۔ وہ کلام

مبطل نماز نہ ہوا تمام متون فقہ میں تصریح ہے کہ کسی کو سلام اگرچہ سہواً ہو مفسد نماز ہے اور یہاں حکم ہے کہ وسط نماز میں عرض کریں۔

سوال نمبر ۲۰:

خاص صاحبین کے نزدیک جائز ہے امام کے نزدیک جس کا بانا ریشم ہوتا ناسوت ہو مجاہدین کو جائز ہے۔ غیر کو نہیں، ریشمی کپڑا ایسا بھی ہوا کہ کپڑا نہیں ہوتا مگر بانے سے درمختار میں ہے۔

یحل لیس ماسداہ ابرشیم ولحمة غیرہ لان الثوب انما یصیر ثوبا بالحمته وھل عسکه فی المرب فقط لوضغیقا یحصل به اتقاء العدو واما حالصه فیکرہ فیھا عندہ خلافا لھما ملتقی .

سوال نمبر ۲۱:

تعویذ نجار وغیرہ کے لئے اس شکل کا بنا کر بائیں پیر میں باندھتے ہیں اور پہلے روز صبح سویرے ایک جوتا اس کھول کر مارتے ہیں اگر صحت ہوگئی فبہا ورنہ دوسرے روز دو جوتے مارتے ہیں صحت ہوئی تو خیر ورنہ تیسرے روز تین جوتے مارتے ہیں وعلی ہذا القیاس اور اس میں ابلیس، فرعون، ہامان، قارون، نمرود کے نام ہوتے ہیں شکل یہ ہے آیا یہ جائز ہے؟

الجواب:

یہ ناجائز و گناہ ہے کہ حروف کی توہین ہے عالمگیریہ میں ہے۔

اذکتب اسم فرعون اوکتب ابوجھل علی عرض یکرہ ان یرموا الیه لان تلک الحروف الحرمة کذافی السراجیه .

فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے

حکی ان بعض الائمة رای شبانا یرمون الیٰ الھدف وکتب علی الھدف ابو جھل فنھا ھم عن ذلک ثم مربھم وفصلو الحروف فنھاھم ایضا وقال مانھیتکم فی الابتداء لاجل الکلمه وانما نھیتکم لا جل الحروف .

سوال نمبر ۲۲:

کیا غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہل سنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں؟

الجواب:

بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح کرنا ان کی کتاب تحفۃ المومنین میں جو ان کا پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۷ پر صاف لکھا کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے۔ ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں ہے جیسا کہ ان کتاب روضہ ندیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال نمبر ۲۳:

قیاس امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے خلاف و باطل کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قیاس کو حق نہ مانے کافر ہے۔

سوال نمبر ۲۴:

حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر علمائے اہل سنت کی کیا رائے ہے؟

الجواب:

جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت ائمہ نے اسے کافر کہا ہے اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بد دین ہے۔ دیکھو تنویر الابصار و درمختار و فتاوی عالمگیری و فتاوی خلاصہ و فتح القدیر و اشباہ بحرالرائق و غنیۃ و عقود الدریہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۵:

حنفیوں کی نماز شافع المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

نہیں جائز ہے اس لئے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ امام محمد، امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے نہ نماز کہ وہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے اور کٹورہ بھر پانی میں چھ ماشے پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ مزہ بو بدل جائے جب تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح المغیث صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۶، ۷۔

سوال نمبر ۲۶:

غیر مقلدین کی بدعت لزوم تک پہنچی ہے یا نہیں؟

الجواب:

بہت وجہ سے پہنچتی ہے۔ تین وجہیں یہ ہیں کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس اور تقلید کے منکر ہیں جیسا کہ ان کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ قیاس باطل اور اجماع بے اثر آمد اور ہمارے تصریح فرماتے ہیں کہ اجماع و قیاس اور تقلید ضروریات دین سے ہیں دیکھو کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبع قسطنطیہ اور فصول البدائع استنبول اور مواقف اور شرح مواقف اور فواتح وغیرہ اور ضرویات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور درمختار اور شرح فقہ اکبر اور اعلام امام ابن حجر اور بحرالرائق اور ردالمختار وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے اسماعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالیٰ کو مکان وجہت سے پاک ماننے کے عقیدہ دینی کو بدعت حقیقی بتایا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتوی قاضی خان وفتاوئے عالمگیری وغیرہ۔ پانچوں ان کے امام مذکور نے تقویۃ الایمان میں انبیا علیہم السلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے دیکھو شفائے شریف قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ چھٹی اس تقویۃ الایمان میں ہمارے نبی (ﷺ) کی نسبت مرکر مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے۔ دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر، ساتویں یہ سارا فرقہ تقلید کہ شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے دیکھو درمختار و درر و غرر و مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال نمبر ۲۷:

بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاں ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی درمختار اور غنیۃ اور صغیری اور فتح المعین۔

سوال نمبر ۲۸:

امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں؟

الجواب:

ہاں دیکھو ردالمختار اور فتح اور طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوۃ وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے۔ بے شک اس نے اسلام ڈھانے میں مدد دی۔

سوال نمبر ۲۹:

کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں؟

الجواب:

مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی (ﷺ) کی امت ہو امت کے دو معنی ہیں امت دعوت جنہیں نبی (ﷺ) نے حق کی طرف بلایا یوں تو تمام عالم ہمارے نبی (ﷺ) کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں اسی معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اسی معنی میں داخل نہیں دیکھو توضیح امام صدر الشریعۃ اور تلویح تفتازانی۔

سوال نمبر ۳۰:

تقررامام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا؟

الجواب:

کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جیسے جماعت کثیر نے چاہا دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال نمبر ۳۱:

کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ بہت صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہل سنت سے صرف اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرت شیخین سے افضل جانتا ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ اور جو تبرائی ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ اور عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہوگی۔

سوال نمبر ۳۲:

کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی کو حق امام وموذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

الجواب:

اوروں کا دعویٰ بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے دیکھو عالمگیری وقاضی خان اور امام موذن قائم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اس کی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

سوال نمبر ۳۳:

کیا ارشاد ہے علمائے ربانین کثر اللہ تعالیٰ مثالہم وفضلائے حقانیین خذل اللہ اعداہم کا اس مسئلہ میں کہ زید فرقہ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم ہے لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عائد ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں کفر قولی کفر فعلی۔ کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی ات کہی جس میں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندی نے توہین اللہ اور رسول (ﷺ) کی بکی اور کفر فعلی یہ کہ ایسا فعل کیا جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنا باندھنا۔ بت کو سجدہ کرنا وغیرہ اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مماقضیت ویسلموا تسلیما

قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک اپنے اختلاف کو موافق احادیث وآیات نہ طے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت کے انگریزی قوانین سے طے کرواتے ہیں ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں۔ ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں۔ انتہی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

جو مدعی حق پر ہیں۔ وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے زور حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ تو مجبوری ہے کہ جواب دہی نہ کرے تو یکطرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر اگر آیہ کریمہ وارد ہو تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسرے کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ صرف مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح اور عشاء کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے۔ اس سے کافر نہیں ہوتا جبکہ دل احکام کو حق ونافع جانتا ہے ہاں اگر دل ہی سے نماز کو بیگانہ اور روزے کو مفت

کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے اگلی آیہ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ولو انا کتبنا علیهم ان اقتلو انفسکم او اخرجوا من دیار کم مافعلوه الا قلیلا منهم .

اگر ہم انہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو اسے نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے ظاہر ہے کہ یہ نہ کرنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے۔

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم و کره الیکم الکفرو والفسوق والعصیان
اولئلک هم الراشدون فضلا من اللہ ونعمة واللہ علیم حکیم

اے محبوب کے صحابیو اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت اور اللہ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان اور کمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس امارہ پر زیادہ شق ہو۔ بہر حال یہ شخص خود اپنے کفر کا مقر ہے۔ قطعاً کافر ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ماعلمت انه کفر لایعذر بهذا . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۴:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کے واسطے زیارت قبور ہے یا نہیں؟

الجواب:

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **لعن زوارات القبور** اور فرماتے ہیں (ﷺ) **کنت نهیتکم عن زیارة القبور الافزوروها** ...... علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس میں اجازت بعد النہی میں عورات بھی داخل ہوئیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں **کما فی البحر الرائق** مگر جوانیں ممنوع ہیں جیسے مساجد سے اگر تجدید حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام اقوال قبور اقربا خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزارات اولیاء کرام پر حاضری میں احدے الشناعتیں کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل الطلاق منع ہے ولہذا غنیۃ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری وخاک بوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم (ﷺ) اعظم المند وبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے اور تعدیل ادب سکھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۵:

علمائے کرام دام فیضہم کا اس مسئلہ میں کیا ارشاد ہے کہ ایک عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا ہو۔ بعض بدچلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

بچہ کو جو زوجین میں پیدا ہوا سے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں **الولد للفراش وللعاهر الحجر** یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا (حالانکہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہوسکتی) تو یہ ٹھہرائیں گے کہ پہلے انہوں نے خفیفہ نکاح کر لیا تھا یہ بچہ اس نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کی دعویٰ کرتی ہو اگرچہ شوہر کم مدعی ہو یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے۔

درمختار میں ہے

ولدت فاختلفا فی البداة فقالت نکحتنی مند نصف حول وادعی الاقل فالقول لها والولدابنه

بشهادة الظاهر لها بالولادة من نكاح حملا لها علی الصلاح

ردالمحتار میں ہے

النسب يحطاط لاثباته مهما امكن والمكان هنا بسبق التروج بها سر اليمهر

يسيرو جهرا باكثر سمعته ويقع ذلک كثيراً

یہاں تک کہ اگر شوہر دعویٰ کرے کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور عورت بھی تصدیق کرے جب بھی نہ مانیں گے اور بچہ کو صحیح النسب جانیں گے کہ صحت نسب بچہ کا حق ہے ماں باپ کو اس کے ابطال کا حق نہیں۔ درمختار میں ہے

قذف زوجته اونفی نسب الولد منه وطالبته به لاعن فان ابی حبس فان لاعن لاعنت والا جست

حتی تلاعن اوتصدقه فبند فع به اللهان ولا تحدو لاینقی النسب لا نه حق الولد

فلا يصدقان فی خطاله . واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ٣٦:

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ حرامی کفو ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی امامت کیسی ہے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب:

حرامی نکاح میں کفو نہیں اور اس کی امامت مکروہ ہے جبکہ وہ موجودین میں سب سے زیادہ نماز وطہارت کا علم نہ رکھتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر٣٧ :

فقہائے کرام کا اس مسئلے میں کیا حکم ہے کہ نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب وقبول سن لیں تو نکاح ہو جائے گا۔ بیّنوا وجروا۔

الجواب:

نکاح کے لئے لازم ہے کہ ایجاب وقبول دو یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ہوا ہو جنہوں نے ایک جلسہ میں دونوں قول سنے اور اتنا سمجھے کہ یہ نکاح ہو رہا ہے اور اگر عورت مسلمان ہے تو ان گواہوں کا مسلمان ہونا بھی لازم بغیر اس کے اگر سو بار مرد وعورت باہم ایجاب وقبول کر لیں یا صرف ایک مرد کے سامنے یا دس بیس عورتوں کے سامنے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو یا ہزار مردوں کے سامنے مگر ایسی زبان میں جسے وہ نہ سمجھے اور اتنا نہ جانا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے تو ہرگز نکاح نہ ہوگا اگر چہ اس کے بعد اپنا نکاح ہو جانا مشہور بھی کریں۔ درمختار میں

شرط حضور شاهدين حرين اوحرو حرتين مكلفين سامعين وقولهما معا فاهمين انه

نكاح مسلمين لنكاح مسلمة والله تعالیٰ اعلم۔

اگر بغیر اس کے صحبت کی تو وہ صحبت حرام وگناہ شدید ہے اور جو اولاد ہو وہ ولد الحرام ہے مگر ولد الزنا نہیں اس شخص کی اولاد قرار پائے گی۔ درمختار ہے

يحب مهر المثل فی نكاح فاسد وهو الذی فقد شرائطامن شرائطالصحه كشهود بالوطی

ردالمحتار میں ہے

وحكم الدخول فی النكاح الموقوف كالد خول فی الفاسد فيسقط الحديث ويثبت

النسب يجب الاقل من المسمی ومن مهر المثل .والله تعالیٰ اعلم .

سوال نمبر ۳۸:

کیا حکم دیتے ہیں حاکمان محکمہ شریعت کہ حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

حمل میں صحبت جائز ہے۔ والنھی عنہ منسوخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۳۹:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ مرد وعورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اس کی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناء پر ان کو زوج وزوجہ تصور کیا جائے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

لوگوں میں عام اشتہار سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہوجاتا ہے۔ یہاں تک ان کے زوج وزوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے مگر عنداللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج زوجہ نہیں۔ **والمسالۃ ظاھرۃ وفی الکتب دائرۃ کالھدایۃ والدرو شرو حھما۔** واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۰:

نائبان رسول (ﷺ) اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ مرد وعورت نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضروریات ہے اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

نابالغ اور نابالغہ کے اولیاء اور بالغ اور بالغہ کے خود اپنے اذن کی حاجت ہے اور دو گواہوں کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ اگر نابالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھادیا۔ اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر جائز رکھیں جائز ہوجائے گا رد کریں باطل ہوجائے گا۔ **کما ھو لحکم عقد الفضولی** ۔زن وشوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگر چہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جن جو ان کی طرف سے ایجاب وقبول کر رہے ہوں۔ **لانہ محض سفیر کما نصوا علیہ** ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۱ تا ۴۵:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت محمد (ﷺ) کو حضرات پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم (ﷺ) سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی؟

دوسری: یہ کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے؟

تیسری: یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت غوث اعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے؟

پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں اس اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائے اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں؟

الجواب:

اللھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل وسودمند گزارش کرے کہ اگر چہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ **والحق ان یتبع واللہ الھادی الیٰ صراط مستقم** یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نبی ہوتے اگر چہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے خود حضور معلیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم (ﷺ) نے اٹھایا میں نے وہی قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

از نبی برداشتن گام از تو نہادن قدم   غیر اقدام النبوۃ سد مشاہا الختام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے **رواہ لو کان بعدی نبی فکان عمر بن الخطاب** میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ **رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقیقۃ بن عامر والطبرانی عن**

عــصــمة بـن مـالـک رضـی الـلـه عنهما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس سیدالمرسلین صدیق وپیغمبر ہوتے ہوتے۔ رواہ ابـن عـسـاکر عن جابر بن عبدالله وعن عبدالله بن عباس وعن ابی اوفی والناہ ردی عن انـس بـن مالـک رضی الله تعالیٰ عنهم . علماء نے امام ابومحمد جوینی قدس سرہ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہوسکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

قال فی شرح المهذب نقلا عن الشیخ الامام المسجع علی جلالة وصلامه وامامته ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمة لوجازان یبعث الله فی هذه الامته نبیاً لکان ابا محمد الجوینی.

مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم (ﷺ) کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہتے ہیں۔ بے ثبوت نسبت جائز نہیں اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت ام المومنین محبوبہ سیدالمرسلین (ﷺ) کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانا۔ بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں . کـمـا رایـت فی بعض کتبهم التصریح بذالک . اس تقدیر پر تو اصلاً وجہ استعباد نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایزاد کیا گیا۔ سب بے جا و بے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو تا ہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اس میں کوئی استحالہ درکنار استعباد بھی نہیں ان الـلـه علی کل شی قدیر نہ ظاہر میں حضرت ام المومنین کے پاس شیر نہ ہوتا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ العادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامہ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی نہ جسم۔ جسم شہادت میں منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ کی فما کان شک نہیں کہ روح سفارق کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود و ضع وتمکن وغیرہا اعراض جسم وجسمانیت قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول مالیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہائی جنت کھانا ثابت التـرمـذی عـن کـعـب بن مالک قال قال رسول الله (ﷺ) ان ازواج الشهداء فی طیر خضر تعلق من الثمر الجنة دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک عن الزهری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیه رضی الله عنه عن النبی (ﷺ) نسمة المومن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله عن النبی (ﷺ) نسمة المومن طائر یعلق فی شجر الجنة حتی یرجعه الله الیٰ جسده یوم یبعثه

تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دودایہ ان کی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں۔ احـمـد و مـسـلـم عـن انـس رضی الله عنه عن النبی (ﷺ) ان ابـراهـیم ابنی وانه مات فی الثدی وان لی ظرین یکملان رضاعة فی الجنة . بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ نہ مثبت وقوع قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف وبے اصل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہاں سے ہے سیدنا عزرائیل علیہ السلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالاجماع افضل مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ الہادی۔

تنبیہ :

منافی انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ السلام نے کچھ روحیں بار الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیای مردہ حضور پر نور ودیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف واثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا نہ برکت دعاء محبوب رضی اللہ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔ امام عارف باالله سیدی عبدالوهاب شعرابی قدس سره الربانی کتاب مستطاب لواقع

الانوار میں حالات حضرت سید شیخ محمد شربینی قدس سرہ میں لکھتے ہیں۔

لما ضعف ولده احمد و اشرف على الموت وحضرت عزرائيل لقبض روحه قال له الشيخ ارجع الى ربك فراجعه فان الامر نسخ فرجع عزرائيل وشفى احمد من تلك الضعفة وعاش بعدها ثلثين علماء

یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہوکر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے۔ حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے۔ اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے۔ صاحبزادہ نے شفا پائی اس کے بعد تیس سال زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل اولیاؑ الحمد میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسر ہیں۔ گمراہ بدمذہب ہے سبحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام الاولیاؑ مرجع العرفاء امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرام وافضل واتم اکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو تفصیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے۔ **ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم.** یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پرنور سلطان غوثیت رضی اللہ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بے ہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ عنہ وباللہ التوفیق۔

رہا شب معراج میں روح پرفتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور سید عالم (ﷺ) کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش بننا شرعاً وعقلاً اس میں بھی کوئی استحالہ نہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام یہ نظر ارواح عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کا منکر بلکہ مافوق العرش تک ثابت وواقع جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاؑ کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔ ایسا ہی سجدہ میں سوجانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بولے تفصیل یا ہمسری حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے لئے نکلتی ہے نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ بیاوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ السلام سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی تو درپردہ اس میں فراق کی تفصیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس (ﷺ) بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اسکے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالیٰ منہ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا احتیاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ ہوا ہی کو دیکھئے کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پرنور افضل صلوٰت اللہ تعالیٰ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلیٰ آلہ ان دوش مبارک پر دم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس (ﷺ) تو معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنی محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بے چاروں کو مراد و **الله الهادى الىٰ سبيل الرشاد** یہ بیان تو ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ اس بیان روایت کی نسبت بقیہ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے مجلد دوم العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی کیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا تھا۔ خلاصہ مقصد اس کا بعض زیادت جدیدہ نفیسہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور اور اس میں عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث واقوال اولیاؑ وعلماء میں متعدد بندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد مسلم اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد ابن حمید بسند انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے راوی حضور سید عالم (ﷺ) فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة وسمعت خشفة فقلت ماهذا قالوا هذا بلال ثم دخلت الجنة وسمعت خشيعه فقلت ماهذا قالو ا هذا الغميصاء بنت ملحان ......

میں جنت میں داخل ہوا تو ایک کھنکل سنی میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ ملائکہ نے عرض کیا یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا کھنکل سنی پوچھا کہا غمیصا ن

ملحان یعنی ام سلیم مادر انس رضی اللہ عنہما ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ **كما ذكره الحافظ فى التقريب .**
امام احمد وابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے راوی حضور اقدس (ﷺ) فرماتے ہیں

دخلت الجنة ليلة اسرى بى فسمعت فى جانبها وجساً فقلت يا جبرائيل ماهذا

قال هذا بلال الموذن ......

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اور اس کے گوشہ میں ایک نرم آواز سنی پوچھا۔ اے جبرائیل یہ کیا ہے عرض کی یہ بلال موذن ہیں رضی اللہ عنہ
امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ عنہ سے راوی۔ حضور والا صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة فسمعت خشفة بين يدى فقلت ماهذا الخشفة فقيل الغميصابنت ملحان

میں بہشت رونق افروز ہوا اپنے آگے کھٹکا سنا۔ پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی **غـمـيـصـابنت ملحان .** امام احمد ونسائی وحاکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین (ﷺ) فرماتے ہیں۔

دخلت الجنة فسمعت فيها تراة فقلت من هذا قالوا احارثة بن النعمان كذالكم البر كذالكم

البـــر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی۔ پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ عنہ راہی جنان ہوئے۔ **قاله ابن سعد فى اطبقات ذكره الحافظ فى الاصابة** ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین (ﷺ) فرماتے ہیں **دخـلـت الـجنة فسمعت نحمة من نعيم** میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکارسنی۔ یہ نعیم بن عبداللہ وردی معرف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا۔ خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

كما ذكره موسىٰ بن عقبة فى المغازى عن الزهرى وكذا قاله ابن اسحاق

ومصعب الزبيرى واخرون كما فى الاصابة

سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا۔ دور امام ابوبکر ابن ابی الدنیا ابو المخارق سے مرسلا راوی حضور پرنور (ﷺ) فرماتے ہیں۔

مررت ليله اسرى برجل مغيب فى نور العرش قلت من هذا ملك قيل لاقلت نبى قيل

لاقلت من هو قال هٰذا رجل كان فى الدنيا لسانه رطب من ذكر الله تعالىٰ وقبله

معلق بالمساجد ولم يسلب لوالديه ......

فقط یعنی شب اسرا میرا گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ میں نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا یہ کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی۔ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا) **ثـم اقـول وبـالـلـه التوفيق** کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا

نشان دیکھئے فیاض قادریت جوش پر ہے۔ بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورۂ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربانی (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس کے ہمرکاب بیت بیت المعمور میں گئے۔ وہاں حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ **والحمد للہ رب العالمین** اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکہ ہاں ہم سے سنے۔ واللہ الموفق ابن جریر وابن ابی حاتم وبزار وابی یعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس (ﷺ) فرماتے ہیں

ثم صعدت الیٰ السماء السابعة فاذا انا یا ابراهیم الخلیل مسنده ظهرة الیٰ البیت المعمور (فذکر الحدیث ان قال) واذا بامتی شطرین شطرعلیهم ثیاب بیض کانها القراطیس وشطر علیهم ثیاب ومدفذخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیهم الثیماب وحجب الاخرون الذین علیهم الثیاب (مدوهم علیٰ خیر فصلیت اناومن المومنین فی البیت).

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور نگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی۔ ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں۔ کاغذ کی طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے وہ سپید پوش بھی گئے۔ میلے کپڑے والے روکے گئے مگر وہ بھی ہیں۔ خیر وخوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمان نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔ ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہٖ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہ ان اجلے پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم (ﷺ) کے ساتھ بیت المعمور میں جانماز پڑھی۔ والحمد للہ رب العلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ۔ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ نقول مشائخ کو خواہی رد کیا جائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ہوا یسی جگہ اسی قدر بس ہے سند کی حاجت نہیں۔ **کما بیناه فی رسالتنا هدی الحیران فی لفی الفی عن سمس الاکوان** امام جلال الدین سیوطی مناہل الصفائی تخری تخریج احادیث اشفاء میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ **بابی انت وامی یا رسول الله**الخ کی نسبت فرماتے ہیں

لم اجده فی شی من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوارو ابن الحاج فی مدخله ذکراه فی ضمن حدیث طویل کفی بذالک سند المثله فانه لیس یتعلق

بالا حکام اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلاعن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ سے نپانے کو ان کو تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ ومعارج غالیہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کر معاذ اللہ انکار وتکذیب کہ سخت مہلکہ ہائلہ ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین بالجملہ روایت مذکورہ تسلیم نہ عقلاً اور نہ شرعاً مہجور اور کلمات مشائخ میں مسطور وماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ مذکور نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع وموفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر ردو انکار کیا۔ مقتضائے ادب وشعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر٤٦ :

کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مر جائے تو اس کے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضروری ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست اندازی ہو۔

الجواب:

امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہوا اور بحکم آیہ کریمہ **یوصیکم اللـه فی اولاد کم للذکر مثل حظ**

الانثیین ۔ دوہرا حصہ بیٹوں کو ملے اور اکہرا بیٹیوں کو اور بحکم آیہ کریمہ **ولھن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد**۔ آٹھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ پیٹ کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورت و اطفال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت خاندانی اسی شے میں جاری ہو سکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب معاً پہنچنا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے۔ یہ صریح جہل مبین ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

واعتقاد هم ان خیز الادب لابنه لا یفیدلما فیه من تغییر حکم الشرح واعطاء الوظائف من تدریس وامامة وغیرها الیٰ غیرها مستحقها و کذلک اعتقاد هم ان الارشاد اذا فوض فی مرض موته لمن اداد صح لان مختار الارشد رشد فهو باطل لان الرشد صفة قائمة بالرشید لاتحصل بمجرد اختیار غیرله کمالا یصیر الجاهل عالما بمجره اختیار الغیرله فطفیة التدریس وکل هذه امور ناشئه عن الجهل واتباع العادة المخالفة لصریح الحق مجردتحکم العقل المختل ولا حول ولا قوة الابالله العلی العظیم ملخصاًو الله تعالیٰ اعلم .

سوال نمبر ۴۷ :

امامت اصل علمائے حق دین کا ہے یا جاہلوں کا؟

الجواب:

امامت اصل حق حضور پرنور سید المرسلین (ﷺ) کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔ **قال الله تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما** ...... اور حضور اقدس (ﷺ) تو نبی الانبیاء و امام ائمہ ہیں۔ (ﷺ) اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم ہوگا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العالمین (ﷺ) ہیں نہ کہ جہاں تو امامت خاص حق علماء ہے جس میں جہاں کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ احق بالامامۃ اعلم قول ہے۔ تنویر الابصار و درمختار و غیرہما میں ہے **الاحق بالامة تقدیماً بل نصامجمع الانهر الاعلم باحکام الصلوة و الله تعالیٰ اعلم .**

سوال نمبر ۴۸ :

اگر امامت کے لئے شرعاً احق و الیق علماء ہیں تو جو لوگ عالم دین صالح متین جامع جملہ شرائط امام کے ہوتے ہوئے جاہلوں کو امام بنائیں یا بنانا چاہیں یا اس میں کوشش کریں ان پر شرعاً الزام ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

بے شک جو عالم دین کے مقابلے میں جاہلوں کو امام بنانے کی کوشش کرے۔ وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ و رسول اور مسلمانوں کا خائن ہے۔ حاکم و عقیلی و طبرانی و ابن عدی و خطیب بغدادی نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضور پرنور (ﷺ) نے فرمایا۔

من استعمل رجلاً من عصابة وفیهم من هو رضی الله منه فقد خان الله ورسوله المومنین

جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسند ہے بے شک اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۴۹ :

اگر یہ لوگ اپنے اوپر عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو حدیث و مسئلہ تجوزالصلوۃ خلف کل برفاجر پیش کریں تو ان کا یہ استدلال صحیح ہے یا باطن۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

زید نہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے۔ حضور عالم ماکان و ما یکون (ﷺ) کو معلوم تھا کہ ان میں فساق و فجار بھی ہوں گے کہ **ستکون علیکم امراء یوخرون الصلوٰۃ عزوقھا** اور معلوم تھا ان سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور رفع فتنہ دفع اقتدائے فاسق سے اور اہم و اعظم تھا **قال اللہ تعالیٰ و الفتنۃ اکبر من القتل** لہذ ادروازہ فتنہ بند کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ **صلو اخلف کل بر و فاجر** اسی معنی پر ہے جو اوپر گزرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگر چہ غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر ان مدعیوں کے لئے اسی حدیث و مسئلہ فقہ میں کوئی حجت و سند نہیں نفس جواز و صحت سے مساوات کیونکر نکلی کہ منافی ترجیح ہو اللہ عزوجل فرماتا ہے **اما نجعل المتقین کالفجار** فقہائے برابر تصریح فرماتے ہیں کہ امامت کا حق اعلم قوم ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ پھر جواز بھی غیر نماز جمعہ عیدین و کسوف میں ہے ان نمازوں کی شرط تو وہ تنگ ہے کہ بے امامت عامہ بمعنی مذکور کسی صالح متقی کے پیچھے بھی نہیں ہوسکتیں۔ **کما اتقدم بیانہ** پھر عجب تناقض ہے کہ اپنا استحاق جتانے کے لئے تو امامت خاص اپنے خاندان میں محصور کردیں کہ خاندان کے باہر کسی عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو کل بر و فاجر کے عموم کا دامن تھا۔ میں اور اسی امامت کو ہر نیک و بد کا مساوی حق قرار دیں جب ہر صالح و طالح اس میں یکساں ہے تو تمہارے خاندان کی خصوصیت کہاں ہے اور جب ہر فاسق و بدکار کے پیچھے روا بتا رہے ہو تو عالم دین صالح ثقہ متقی سے کیوں الجھتے ہو معلوم ہوا کہ اپنے ہوائے نفس کے پیرو ہو۔ باقی بس۔ اللہ تعالیٰ اتباع شرع و اطاعت علمائے دین کی توفیق بخشے آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۵۰ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکان موقوف مدرسہ کے بغرض نفوع مدرسہ کرایہ پر یا کاشت کے واسطے دینا یا اس کو فروخت کر کے کسی دوسری جگہ مکان مدرسہ بنانا دیگر مصارف مدرسہ میں اس کی قیمت لانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:

مکان موقوف بلا ضرورت شدیدہ شرعیہ بیچ کر بدلنا حرام اس کی آمدنی دوسرے مصارف مدرسہ میں صرف کرنا مطلقا حرام بے ضرورت شدیدۂ شرعیہ اسے کرایہ یا کاشت پر دینا حرام۔ ہاں بحالت مجبوری اس کا کوئی جز کرائے پر تارفع ضرورت دے سکتے ہیں۔ **و المسائل فی الدر و الفتح وغیرھما . و اللہ تعالیٰ اعلم .**

سوال نمبر ۵۱:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہبہ یا وصیت علی الورث مرض الموت میں درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

بے اجازت دیگر ورثاء نافذ نہیں تنویر میں ہے۔

اسی میں ہے **ھبۃ** کو **ھیۃ** اسی میں ہے **صحت لا لوارثہ الاباجازۃ ورثۃ وھو کبار .واللہ تعالیٰ اعلم**

سوال نمبر ۵۲:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغوں کے لئے حد بلوغ کیا ہے۔ مرد ہوں یا عورت؟

الجواب:

لڑکا بارہ اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ سال کامل کی عمر پر ضرور شرعا بالغ و بالغہ ہیں اگر چہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں ان عمروں کے آثار پائے جائیں، یعنی لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے جاگتے میں انزال ہو یا لڑکی کو حیض آئے یا جماع سے لڑکا حاملہ کردے یا لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقینا بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام بلوغ کے نفاذ پائیں گے۔ اور اگر ظاہر حال ان کا مکذب ہو تو نہ مانا جائے گا اور نابالغ تصور کیے جائیں گے آثار مذکورہ کے سوا بغل یا پنڈلی یا پیڑو پر بالوں کا جمنا یا لڑکے کی داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کی پشتان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔

سوال نمبر ۵۳:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پانی بارش کا جو خاص شہر میں برستا ہے اور نالی وغیرہ دھو کر باہر چلا جاتا ہے۔ پاک ہے یا نہیں۔ اس پانی کو جاری کہیں گے یا نہیں بینوا توجروا؟

الجواب:

جس وقت بارش ہورہی ہے اور پانی بہہ رہا ہے ضرور ماء جاری ہے اور ہرگز ناپاک نہیں ہوسکتا جب تک نجاست کی کوئی صفت مثلاً رنگت اس میں ظاہر نہ ہو صرف نجاست کا موجب نہیں۔ فان الماء الجاری یطھر بعضہ بعضا رہا اس سے وضو اگر کسی نجاست مرئیہ کے اس میں ایسے بہتے جارہے ہیں کہ جو حصہ پانی کا اس سے لیا جائے۔ ایک آدھ ذرہ اس میں بھی آجائے گا جب تو یقیناً حرام و ناجائز وضو نہ ہوگا اور بدن ناپاک ہوجائے گا کہ حکم طہارت بوجہ جریان منقطع ہوا اور نجاست کا ذرہ موجود اب پانی نجس ہوگیا اور اگر ایسا نہیں جب بھی بلاضرورت اس سے احتراز چاہیئے کہ نالیوں کا پانی غالباً اجزائی نجاست سے خالی نہیں ہوتا اور عام طبائع میں اس کا استقذار یعنی گھن کرنا اسے ناپسند رکھنا ہے اور ایسے امور سے شرعاً احتراز مطلوب۔

احادیث میں ہے۔ ایاک ومایسوء الاذن ایاک ومایعتذر منہ بشروا ولا تنفروا اور اگر بارش ہوچکی اور پانی ٹھہر گیا اور اب اس میں بعض اجزائے نجاست ظاہر ہیں یا نالی کے پیٹ میں نجاست کی رنگت یا بوتھی اور بارش اتنی نہ ہوئی کہ اسے بالکل صاف کردیتی۔ انقطاع کے بعد وہ رنگت یا بو ہنوز باقی ہے تو اب یہ پانی ناپاک ہے اور اگر نالی صاف تھی یا مینہ نے بالکل صاف کردی اور پانی میں بھی کوئی جز نجاست محسوس نہیں ہوتی تو پاک ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال نمبر ۵٤:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کو چند غریب مسلمانوں نے آپس میں چندہ کر کے ایک مسجد خام بنوائی اور بوجہ لاعلمی مٹی میں کچھ حصہ گوبر ملا کر دیواروں میں پلاستر کردیا اور بعد وقفیت اس پلاستر پر بابو کا پلاستر بھی کردیا مگر اب بھی بعض لوگ اس میں نماز کو منع کرتے ہیں۔ اس صورت میں آیا نماز اس میں جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا؟

الجواب:

اس مسجد میں نماز جائز ہونا تو یقینی ہے جس میں اصل محل شبہ نہیں۔ دیواروں پر جو مٹی لگائی گئی اس میں گوبر کے خلط سے نہ وہ مسجد مسجدیت سے خارج ہوگئی نہ اس کی زمین کہ محل نماز ہے ناپاک وہ ناقابل نماز ہوگئی صرف قرب نجاست سے ایک نوع کی کراہت تھی کہ اوپر کے پاک پلاستر سے وہ بھی جاتی رہی۔ اس میں نماز سے منع کرنا مسجد شرعی کی تعطیل و تخریب ہے کہ ہرگز جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعیٰ فی خرابھا ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نجاسات سے مسجد کی تطہیر و تطیف اہم واجبات شرعیہ سے ہے دیوار اگرچہ حقیقتاً جز مسجد نہیں اوصاف ہیں مگر کالجز ضرور ہیں۔ جیسے حیوان کے لئے اس کے ہاتھ پاؤں اور تطہیر و تطیف تو فنائی مسجد کی بھی واجب ہے نہ کہ دیوار ہائے مسجد اور اس کا طریقہ یہ نہ تھا جو برتا گیا کہ اوپر سے پاک پلاستر کردیا بلکہ لازم ہے کہ ان تمام اجزائی نجاست کو یکسر چھیل کر صاف کردیں اس کے بعد پھر کہگل پلاستر گچکاری جو چاہیں کریں واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل واتم احکم ۔